

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 8 اکتوبر 2010ء بمطابق 28

شوال 1431 ہجری صبح دس بجکر چوالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمْتِعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ۔

(ترجمہ): اور جس وقت ابراہیمؑ نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اس کو ایک (آباد) شہر
بنادیتے امن (وامان) والا اور اس کے بسنے والوں کو پھلوں سے بھی عنایت کیجئے ان کو (کہتا ہوں) جو کہ ان
میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہوں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور اس شخص کو جو کہ کافر
رہے ایسے شخص کو تھوڑے روز تو خوب آرام برتاؤ نگا پھر اس کو کشاکش عذابِ دوزخ میں پہنچاؤ نگا اور
وہ پہنچنے کی جگہ تو بہت بُری ہے۔ اور جب کہ اٹھا رہے تھے (ابراہیمؑ) دیواریں خانہ کعبہ کی اور (اسماعیلؑ)
بھی (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب
سننے والے ہیں۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ سب کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بالکل آج آپ کا پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، آپ ہی کا ہاؤس ہے اور آپ ہی کا دن ہے لیکن یہ کونسی چیز جو ہیں نا، یہ بھی آپ ہی کے ہیں تو پہلے 'کونسی چیز آور' میں تھوڑا سا احتیاط کریں، اس کے بعد جو آپ کی مرضی ہوگی تو اسی طرح چلیں گے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions Hour': Ms. Mehar Sultana Bibi. Not present. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ زراعت کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: چھوڑ دیں اگر زیادہ ضروری نہیں ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی جگہ مفتی کفایت اللہ صاحب کچھ کہہ دیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی۔

* 581۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مرکزی حکومت کے تعاون سے CMP-II پروگرام کیلئے فیلڈ اسٹنٹ، سٹاک اسٹنٹ، شیو ٹائپسٹ، آفس اسٹنٹ، سینئر کلرک، ڈرائیور اور نائب قاصد کیلئے ماہ اگست 2008ء میں آسامیاں مشتہر کی گئیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلع ڈیرہ اور دیگر اضلاع کیلئے تھیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے مذکورہ پروگرام کی آسامیوں پر Cut تجویز کی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ آسامیوں کی تعداد کتنی ہے نیز جن اضلاع میں مذکورہ بھرتیاں ہوئی ہیں، ان اضلاع کے نام، بھرتی شدہ افراد کے کوائف فراہم کئے جائیں اور جن اضلاع میں تاحال بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں، ان کے نام اور آسامیوں کی تعداد بتائی جائے؛

(ii) جن اضلاع میں آسامیاں مشتہر کی گئی ہیں اور ٹیسٹ / انٹرویو ہو چکے ہیں تو اب وفاقی حکومت کے فیصلے کے بعد ان کا کیا مستقبل ہوگا اور صوبائی حکومت نے اس حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں؟
 ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، مذکورہ آسامیاں مشتہر ہوئی تھیں۔ آسامیاں روزنامہ 'آج' پشاور میں بتاریخ 14 اگست 2008 کو مشتہر کی گئیں۔

(ب) جی ہاں، یہ آسامیاں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، صوابی اور بنوں کیلئے تھیں۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ قومی پراجیکٹ ڈائریکٹر اسلام آباد کے ارسال کردہ خط کے مطابق وفاق میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے CMP-II کی آسامیوں پر کٹوتی تجویز کی گئی ہے جو کہ مذکورہ خط سے عیاں ہے۔ خط NO. F. 3-15/2008-09/CMP-II/1614-15 dated 27th January 2009 ملاحظہ کیا گیا۔

(د) (i) مذکورہ مشتہر کی گئیں آسامیوں کی تعداد فی ضلع 29 ہے جن اضلاع میں مذکورہ بھرتیاں ہوئی ہیں، ان اضلاع کے نام اور بھرتی شدہ افراد کے کوائف فراہم کئے گئے۔

ضلع چارسدہ و ضلع پشاور دونوں اضلاع میں ماسوائے سٹینوٹائپسٹ کے تمام آسامیوں پر مکمل بھرتیاں کی گئی ہیں۔

ضلع صوابی، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ابھی تک مشتہر شدہ سٹاف کی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔ آسامیوں کی تعداد فی ضلع درجہ ذیل ہے۔

Detail of Advertised Posts for District Swabi, bannu & D.I.Khan

| Name of Post | Numbers of Posts per District |
|------------------|-------------------------------|
| Office Assistant | 02 |
| UDC | 02 |
| Steno Typist | 02 |
| Field Assistant | 16 |
| Stock Assistant | 03 |
| Driver | 02 |

| | |
|------------|----|
| Naib Qasid | 02 |
| Total | 29 |

(ii) ضلع صوابی، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں انٹرویوز ہوئے ہیں جیسا کہ قومی پراجیکٹ ڈائریکٹر کے خط سے عیاں ہے کہ فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ساتھ باقیماندہ اضلاع میں بھی تعیناتیوں کا عمل مکمل کیا جائے گا۔ صوبائی حکومت اس معاملے میں وفاقی حکومت کے ساتھ مکمل رابطے میں ہے اور امید ہے کہ تعیناتیوں کے اس معاملے کو خوش اسلوبی سے حل کیا جائے گا تاکہ صوبے میں بے روزگاری کو کنٹرول کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، دیکبنے د ارباب صاحب نہ زہ دا تپوس کول غواہم چہ د کوم لیٹر حوالہ دوئی ور کرے دہ د CMP-II پروگرام متعلق چہ چونکہ دا فیدرل فنڈ و و او مونبرہ تہ پکبنے ہغہ Required fund نہ ملاویدو نو مونبرہ صرف چار سدہ او پینور کبنے بھرتیانے او کرے او بنوں، پی آئی خان او صوابی کبنے مو دا بھرتیانے تر او سہ پورے نہ دی کری۔ دا جی چہ کوم لیٹر راغلے دے، تاسو کہ دے تہ او گورئی جی نو ہغہ ورتہ وائی چہ ستاسو کوم ستیاف دے، ہغہ Reduce کری او دا ئے نہ دی منع کری چہ یرہ تاسو دیکبنے بالکل بھرتیانے مہ کوئی، نو زما دیکبنے دا خواست دے چہ کہ دوئی دا مہربانی او کری او دا کومے درے ضلعے د بھرتیانو نہ پاتے دی، کہ دلنہ ہم دا بھرتیانے اوشی۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Janab honourable Minister for Agriculture, Arbab Ayub Jan Sahib.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، دا پیر اہم سوال دے، د Crop Maximization سرہ تعلق لری او فیزون د دے کمپلیٹ شوے دے جی خو چہ کلہ مونبرہ یو کال پس فیز تو شروع کولو نو فیدرل ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ دا وئیل چہ We can not fund this programme، فنڈ مونبرہ سرہ نشتہ حالانکہ مونبرہ ایدور تائز کرے و و او ہغے کبنے د پی آئی خان، صوابی او د بنوں ضلع وہ جی، نو اوس د ملازمتونو نہ علاوہ جناب سپیکر صاحب، اہم ضروری خبرہ دا دہ چہ دا یو پیر اہم سوال دے لکہ مونبرہ چغرمتی کبنے ہم کمیٹیانے جوہرے کرے دی د Crop Maximization او کلی پہ کلی دا کمیٹیانے جوہرے شوے دی

د زميندارو او هغه ڪيٺي ڏا وڃي جناب سڀيڪر صاحب ڇهه %60 به ڊيپارٽمنٽ ورڪوي د Input د پارٽي زميندار ته او %40 به زميندار ورڪوي او د ڏي به ذريعو باندو به د زميندار او د ڊيپارٽمنٽ خپلو ڪيٺي ڪوآرڊينيشن راتلو او دا دومره اهم زراعت ڇهه ڏي ڏي۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: ڏي ڪل خو زميندار دومره خراب شوي ڏي ڇهه ٽول فصلونه ئي لاپل تباھ شو، ڏي ڪل خو %40 پريز ڏي ڇهه مفت خاوره او تخم ورله ورڪوي۔

وزير زراعت: د هغه د پارٽي مونٽر Arrangement ڪري ڏي، تاسو مونٽر سره ڪوآپريشن ڪري ڏي، يو ميٽنگ تاسو هم Attend ڪري وڃو او مونٽر Already د هغه بندوبست ڪري ڏي او تخم به انشاء الله پوره شي خودا ڊيره اهمه خبره ده ڇهه Crop Maximization Phase II، لڪه گنڊاپور صاحب او وئيل نو ڇهه ڪوم %60 فنڊ فيڊرل گورنمنٽ مونٽر ته راکوي، هغه ئي سٽاپ ڪري ڏي او دا صرف د بهرتيا نو خبره نه ده جي، ڏوي سره زمونٽر ڊير ميٽنگونه هم اوشو، د خطونو نه علاوه زمونٽر سڀيڪر ڏي I am thankful to him ڇهه هغه تقريباً دس باره پندره ميٽنگونه ڏوي ڪري ڏي But I am sorry او دا نه ده جناب سڀيڪر صاحب، دلته هيلٽھ منسٽر هم ناست ڏي، تاسو هم ناست يئ نو دلته د ڏي ڊيپارٽمنٽ، ڏي آنرئبل ممبر سردار صاحب دا يوريزوليوشن پيش ڪري وڃو ڇهه زمونٽر ڊير مسائل ڏي، فيڊرل گورنمنٽ ڪيٺي يو بلڊوزر ڏي، پچاس ڪروڙ روپي، مونٽر پانچ ڪروڙ هم ورڪري وڃي او اوسه پوريه مونٽر ته ملاؤ نه شو۔ اوس هغوي وائي ڇهه مونٽر نه شو ڪولي نو اوس مونٽر په خپل اڃي ڏي ڪيٺي شل بلڊوزري وڃولي، هغوي راتو انڪار او ڪرو او فارم واٽر مينيجمنٽ تاسو ته پته ده ڇهه هغه ڊير ضروري ڏي، هغه ڪيٺي راتو فنڊنگ نه ڪوي، Crop Maximization ڪيٺي نه ڪوي نو لڙ تاسو هم رابطو او ڪري او ظاهر شاه ناست ڏي جي، د ڏوي هلته ڊير بنه تعلقات ڏي نو زه به ڏوي ته هم ريكويسٽ او ڪرم ڇهه زمونٽر دلته قرارداد Unanimously پاس شوي ڏي، هغه بلڊوزري ئي مونٽر ته رانڪري او د Crop Maximization Phase II ڇهه ڪله روان وڃو نو هغوي وئيل ڇهه مونٽر سره فنڊ نشته نو تاسو لڙهه مهرباني او ڪري او دا رابطو او ڪري۔ ڊيره مهرباني۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب، موجود نہیں۔ پرویز احمد خان صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب پرویز احمد خان: سوال نمبر گورن جی، 646۔

جناب سپیکر: جی۔

* 646۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) ترناب فارم میں ایگریکلچر انجینئرنگ کو 2007-08 میں کتنا فنڈ دیا گیا تھا اور کون کونسے کاموں پر خرچ کیا گیا:

(ب) ضلع نوشہرہ میں کتنے زمینداروں کیلئے ٹیوب ویلز کھودے گئے ہیں اور کن کن زمینداروں کو سبسڈی پر ٹریکٹر اور بلڈوزر دیئے گئے ہیں، نیز اس پر کتنا منافع حاصل ہوا ہے، تمام متعلقہ زمینداروں کے نام اور پتے فراہم کئے جائیں:

(ج) سال 2008-09 میں ایگریکلچر انجینئرنگ کو کتنا فنڈ ملا اور مذکورہ محکمے نے تاحال کہاں کہاں اور کن کن افراد پر سبسڈی کے طور پر خرچ کیا ہے، ان کے نام اور پتے بھی فراہم کئے جائیں؟
ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| نمبر شمار | امداد/ فنڈ کی نوعیت | کل رقم | کیفیت |
|-----------|----------------------|------------------|---|
| 01 | برائے تنصیب ٹیوب ویل | Rs. 10,000,000/- | فی ٹیوب ویل 100,000/- روپے کے حساب سے 100 عدد ٹیوب ویلز کامیابی سے نصب کرنے پر زمیندار کو امداد کی صورت میں ادا کئے گئے |
| 02 | برائے ہمواری زمین | Rs. 6,498,175/- | بلڈوزر فی گھنٹہ ریٹ |

| | | | |
|---|------------------|------------------|----|
| 775 روپے میں سے آدھے یعنی بحساب 387.50 فی گھنٹہ روپے امداد کی صورت میں ضرورت مند زمینداروں کے نام 16769 گھنٹوں کیلئے سرکاری خزانے میں جمع کئے گئے | | | |
| مذکورہ رقم سے دفتر کیلئے فوٹو سٹیٹ مشین، کمپیوٹر اور فیکس مشین خریدے گئے | Rs. 321,825/- | برائے سازو سامان | 03 |
| مذکورہ رقم سے دفتر کیلئے سامان کتابت | Rs. 15,000/- | سامان کتابت | 04 |
| سامان کتابت خرید گیا | Rs. 16,835,000/- | کل ترقیاتی فنڈ | |

(ب) مالی سال 2007-08 اور مالی سال 2008-09 کیلئے ضلع نوشہرہ میں تنصیب ٹیوب ویل اور ہمواری

زمین کی تفصیل فراہم کی گئی، نیز محکمہ ہذا ہمواری زمین کیلئے صرف بلڈوزر مہیا کرتا ہے۔

محکمے نے زمینداروں کو بلڈوزروں کی فراہمی کی مد میں مندرجہ ذیل منافع حاصل کیا:

(1) مالی سال 2007-08 34,099,056/- روپے (تمام اضلاع بشمول نوشہرہ)

(2) مالی سال 2007-08 3,089,925/- روپے (صرف ضلع نوشہرہ)

(ج) مالی سال 2008-09 کے دوران محکمہ زرعی انجینئرنگ کو دیئے گئے ترقیاتی فنڈ کی تفصیل درج ذیل

ہے:

(1) سکیم برائے تنصیب ٹیوب ویل -/5,000,000 روپے

(2) سکیم برائے ہمواری زمین -/17,900,000 روپے

جو زمیندار سبسڈی سے مستفید ہوئے، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔

جناب پرویز احمد خان: سپیکر صاحب، ارباب صاحب قابل سرے دے، پخپلہ زمیندار دے او د دے پہ ہر یو خیز باندے پوہہ دے خو جناب والا، زما صرف دا گزارش دے، اعتراض دے، ضمنی سوال پہ دے دے چہ دا کوم لسٹ Provide شوے دے او دا سبسڈی، دوئی چہ کوم تیوب ویلو او کوہیانو تہ پیسے ورکوی نو ہغہ داسے لسٹ دے، زہ د خپل منسٹر صاحب او د دے ہاؤس پہ دغہ کبے دا راولم چہ ہغہ اکثر ٲول پہ غلطہ طریقہ استعمالی، مکمل درے درے لکھہ روپی ہغوی اخلی او زما خیال دے چہ شل زرہ روپی نہ لگوی او انجینئرنگ ستیاف کوم چہ پہ ترناب کبے ناست دے، ہغہ نہ د خپل ایم پی اے سرہ، کومہ حلقہ کبے چہ وی نو ہغہ سرہ خہ Consultation شتہ؟ خو بس د ہغہ Touts گرخی، خلق گرخی راگرخی، زہ دیکبے دا ٲول۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خہ، پہ تیوب ویل باندے ئے درے لکھہ اغستی دی؟

جناب پرویز احمد خان: تیوب ویل باندے درے لکھہ روپی داسے شوے چہ ہغہ جی ہم داسے لارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: او ہغوی ورکو تے Bore او کری او بس۔

جناب پرویز احمد خان: بس لارشی جی۔

جناب سپیکر: ریکارڈ ئے نشتہ؟

جناب پرویز احمد خان: ریکارڈ بہ ئے وی جی خو کہ تاسوا او دا ہاؤس د دے اجازت ورکری او ارباب صاحب دیکبے خنگہ مقرر وی چہ د ہر دسترکت وزت او کری چہ بھی، آیا دوئی چہ دا کوم لسٹ ورکری دے، دا حقیقت دے او کہ دروغ دی، دا درے لکھہ روپی والا؟ مطلب دا دے چہ پہ دیکبے د انجینئرنگ ستیاف مکمل غت لاس دے او زہ صرف دا خپل ہاؤس پہ دے خبرول غوارم چہ دا ٲولے

پیسے د زمیندار و ضائع کیبری او بالکل غلط استعمال دے چہ دا دھاؤس پہ دغہ کبنے راولو۔

جناب سپیکر: جی پوہہ شو، پوہہ شو۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، حقیقت دا دے چہ خنگہ آنریبل ممبر صاحب او وئیل او ارباب صاحب ہم پہ دے خبرہ باندے ڍیر بنہ پوہہ دے، پروسر کال پہ اے ڍی پی کبنے دا پیسے اینودے شوعے وے چہ یرہ مونر بہ دومرہ تیوب ویلے اوباسو، لکھ پانچ سو نمبر تیوب ویلز وو کہ چار سو وو او بیا چہ ایگریکلچر ڍیپارٹمنٹ د هغے د پارہ دغہ جور کرو نو دوی چہ لاکھ روپی فی تیوب ویل د هغے خرچہ و اچولہ او دا وو چہ 50% بہ گورنمنٹ سبسڈی ورکوی او 50% چہ کوم دے نو هغہ بہ زمیندار پخپلہ باندے کوی او د هغے 50% مطلب دا شو چہ لکھ درے لکھ روپی بہ زمیندار لہ گورنمنٹ ورکوی خو چہ بلے غارے تہ اوگورو نو ایریگیشن ڍیپارٹمنٹ پہ چویس لاکھ، پچیس لاکھ او پہ بیس لاکھ روپی باندے ہم پہ هغہ خائے کبنے پہ کوم خائے کبنے چہ ایگریکلچر والا د دے شیپرو لکھو روپو د تیوب ویل خبرہ کوی نو هلته کبنے بہ پہ درے لکھ روپی سرہ د مشینری یا سرہ د بجلی خنگہ کیبری؟ پہ هغے خوش د هغہ ترانسفارمر Cost ہم نہ برابریری نو ارباب صاحب پہ دے باندے بنہ پوہہ دے جی، کہ دا سبسڈی ئے لہہ یا 100%، کہ شیپرو لکھہ شی نو بیا بہ ہم کم از کم گزارہ بہ پرے خہ نہ خہ اوشی۔

جناب سپیکر: او نہ، دا چرتہ Actually کیبری ہم، کنہ خہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، دا دہ چہ تیوب ویل کہ نہ وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو طرف تہ شوی دی؟

جناب عبدالاکبر خان: مطلب دا دے چہ لکھ پہ دے باندے بہ Hardly چہ کومہ زمکہ، پندرہ بیس جریب زمکے والا وروکے دغہ چہ کوم دے نو پمپ بہ پرے لگی، غت تیوب ویل خو پہ دے پیسو نہ شی لگیدے جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔ ارباب ایوب جان صاحب! ادریرہ جی۔ مفتی جانان صاحب۔ ادریرہ د دوئ ہغہ ہم واورئ جی نو بیا بہ، مفتی جانان صاحب۔

جناب پرویز احمد خان: سپیکر صاحب! زما ریکویسٹ دے چہ دا کوم لسٹ دے، د دوئ پہ کرورونو روپئ لگیدلے دی او دیکبنے بعض داسے تیوب ویلے دی، بعضے داسے نومونہ دی، داسے کسان دی چہ ہغہ توله ورخ ہم دے پسے گرخی، ہغہ نومونہ پکبنے ما لیدلے دی، ما سرہ چا صلاح نہ دہ کرے، نہ زما خہ Recommendation شتہ، نہ ما نہ تپوس شتہ او راخی او ہغوی پہ خپل Through باندے ہغہ استعمالوی نوزہ نہ پوہیرم چہ دا کوم خائے استعمال شوے دی؟

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، دوئ چہ دا کوم لسٹ مونر۔ تہ راکرے دے، زہ دغہ لسٹ کبنے صرف دا گزارش کول غواړم چہ سن 2007-08 کبنے نوشہرہ کبنے چونتیس تیوب ویلے وتلے دی جی او دہمواری زمین د پارہ انتیس کسانو تہ توپل 3748 گھنٹے سن 2007-08 کبنے ورکرے شوی دی او بیا جی سن 2008-09 کبنے تیوب ویلز نوشہرہ کبنے تیرہ وتلے دی او ہمواری زمین د پارہ چوبیس کسانو تہ چہ ہغہ توپل 3558 گھنٹے جو ریری جی او پہ پورہ صوبہ کبنے چہبیس تیوب ویلونہ ئے ویستلے دی او ہمواری زمین د پارہ جی پہ توله صوبہ کبنے 94 کسانو تہ پیسے ورکرے شوے دی نوزہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش کوم چہ توله ضلعے د دے صوبے ضلعے دی او دے تولو ضلعو تہ مطلب دا دے یو نظر کول پکار دی۔ اوس یو ضلع کبنے جی 34 او پہ توله صوبہ کبنے جی تقریباً 24 یا مطلب دا دے پہ توله صوبہ کبنے 26 او صرف پہ یوہ ضلع کبنے 36 او 35

ویستل، دا زیاتے دے جی۔ د منسٹر صاحب نہ مونر دا توقع کوؤ چہ دے نورو ضلعو طرف تہ بہ نظر کرم کوی جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Agriculture, Arbab Ayub Jan Sahib.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، خنگہ چہ پرویز خان اووئیل چہ دلته کبنے مونر تہ پتہ نہ لگی چہ اعداد و شمار خنگہ دے؟ تیوب ویلونه چہ کوم کنستلے کیری، د دے Background زہ تاسوتہ او بنایم چہ زہ راغلمہ نو 50 Dug wells/Tubewells یعنی ستاسو پہ کلی کبنے بہ Dug well وی، زما پہ کلی کبنے بہ ہم ہغہ Dug well وی خود اسے لہرہ او چتہ زمکہ وی نو ہلتہ کبنے مونرہ تیوب ویل او کنو۔ د دے د پارہ شروع کبنے ما 80 او Average 20 ایبنودے وو، لکہ خنگہ چہ عبدالاکبر خان اووئیل خو فنانس ڈیپارٹمنٹ ہغہ اجازت رانکرو چہ دا 50 نہ 500 تیوب ویلونه دی۔ پروسر کال مونرہ 100 تیوب ویلونه کری وو او 50% سبسڈی مونرہ ورکوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو نالچ کبنے یوہ خبرہ راولم چہ خومرہ سبسڈی مونرہ ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کبنے زمیندارانو تہ ورکوؤ، نن د دے ورخے دا تاریخ دے چہ نہ پہ پنجاب کبنے شوک ورکوی او نہ سندھ کبنے شوک ورکوی۔ خنگہ چہ Land levelling والا دے، دا یو ڈیر منافع بخش پراجیکٹ دے، د درے کالو د پارہ دے او پہ ہغے کبنے بہ تقریباً دس ہزار ایکر زمکہ زیر کاشت راخی او داسے ہر درے کالہ پس دس ہزار ایکر زمکہ چہ راخی نو تاسو او گوری چہ انٹرنیشنل لیول باندے کہ بیس ایکر، دس ایکر زمکہ تہ یو خاندان تہ ورکوی نو ہغہ Self Sufficient وی پہ خپلو اخراجاتو کبنے، نو دا یوہ ڈیرہ Protective منصوبہ دے، د دے پہ وجہ باندے زمونرہ ہغہ زمکہ چہ کومے للمی دی، ہغہ بہ دابہ خور د لاندے راخی۔ عبدالاکبر خان اووئیل چہ دا تین لاکھ روپی کمرے دی خو مونرہ چہ کوم اوسط لگولے دے، Average نو ہغے کبنے Dug well تاسو تہ پتہ دے، تاسو ہم ڈیر بنہ زمیندار یی نو ہغہ د تین لاکھ نہ ہم کم راخی او دایوہ ڈیرہ بنہ منصوبہ دے خو پہ دیکبنے مونرہ دا دغہ ایبنودے دی چہ شوک مخکبنے راشی نو ہغوی تہ بہ مونرہ تیوب ویل کوؤ خو کہ ایم پی ایز راغلل نو ہغوی تہ مونرہ زیاتہ Priority خکہ ورکوؤ چہ د ہغے علاقے نمائندگی کوی۔ اوس زہ یو دوہ دوستانو لہ دلته

کبنے لارمہ، لکہ قلب حسن صاحب تہ چہ یرہ تاسو تہ تیوب ویلونہ دے خل سل مونبرہ پورہ کرل، دے کال کبنے بہ مونبرہ دوہ سوہ کوؤ، بل کال کبنے بہ مونبرہ بیا دوہ سوہ کوؤ نو پینخہ سوہ تیوب ویلونہ بہ شی نو دیکبنے عبدالاکبر خان! مونبرہ Average ویستے دے لکہ مردان، صوابی، چارسدہ، پینبور او د کوہاٹ، پہ دے علاقو کبنے تقریباً Dug well ہم دے پیسو وی، د ہغے زمیندارانو دا منصوبہ ڀیرہ کامیا بہ شوہ، زمینداران پہ دے ڀیر خوشحالہ دی او 50% سبسڈی ہغوی تہ ملاویری۔ د پرویز خان چہ کوم کوئسچن دے چہ یرہ پہ دیکبنے خہ گھپلے بنکاری۔ پرویز خان! تاسو نشانہی او کرئ، مونبرہ تہ خو چہ خوک راخی، زمونبرہ دفتر تہ، ایگریکلچرل انجینئرنگ والا نو د ہغوی مونبرہ فرد نمبرے اخلو، د ہغوی نہ پورہ ڀیتیل اخلو، ہغوی تہ ڀی آر او دغہ ورکوی او د ہغے نہ پس مونبرہ د ہغے Permission ورکوؤ۔ Permission چہ ورکرو او ہغہ مونبرہ پہ ہغوی باندے پریبنے دے، ولے چہ ایگریکلچرل انجینئرنگ ڀیارتمنت بالکل ختم دے، نہ پہ ہغے کبنے پاور 'ریگز' شتہ، نہ ہغے کبنے بلڈوزرے شتہ۔ اوس مونبرہ پہ دے Next ADP کبنے پاور 'ریگز' بہ اچوؤ، ہغہ کہ تاسو پہ پرائیویٹ ہغہ باندے کوئ نو ہم ستاسو خوبنہ دہ او کہ ایگریکلچرل انجینئرنگ باندے کوئ نو ہم ستاسو خوبنہ دہ خودا ڀیر بنہ پروگرام روان دے، کہ ستاسو پرے خہ اعتراض وی نو تاسو ئے Pinpoint کرئ، د ہغے انکوائری بہ ڀائریکٹر جنرل ایگریکلچرل ستاسو پہ کوآپریشن باندے کوی، تاسو ئے Pinpoint کرئ۔

جناب سپیکر: جناب پرویز احمد خان! بل سوال خہ دے جی؟

جناب پرویز احمد خان: بالکل جی، ارباب صاحب چہ خہ او وئیل، زہ د دے نہ بالکل مطمئن یمہ خو یو گزارش دا دے چہ یوہ کمیٹی د جوڑہ شی، دا کوم لسٹ چہ دے نو دا بہ مونبرہ ہلتہ پہ موقع On the spot بہ ئے گورو چہ دا کوم نومونہ ما سرہ دی نو مطلب دا دے چہ آیا مونبرہ خو ئے او گورو چہ یرہ دا دے خلقو کری ہم دی او کہ نہ ہسے ہغہ سبسڈی او پیسے ہغوی پہ جیب کبنے اچولے دی؟ نو دا دے دوئ د زہ د پارہ کہ تاسو مہربانی او کرئ چہ زہ بہ ئے او کرم خو کہ فرض کرہ ستاسو اجازت وی او داسے تاسو خہ دغہ او کرو او ہلتہ نہ موخوک مقرر کرو۔

جناب سپیکر: Site verification غواری؟

جناب پرویز احمد خان: او Site verification غوارم۔

جناب سپیکر: ستاسو خیال دے چہ دا نہ دی شوی؟

جناب پرویز احمد خان: زہ صرف د ارباب صاحب پہ دغہ کنبے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! دوئی دا وائی چہ دا Site verification اوشی، دا نہ دی شوی۔

جناب پرویز احمد خان: زہ دا نہ وایمہ چہ Verification پکار دے بلکہ دا چہ د آئندہ د پارہ داسے دغہ نہ کیبری او زہ دا منم چہ فرضی نومونو باندے ئے پیسے اغستے دی۔

جناب سپیکر: پہ فرضی نومونو ئے پیسے اغستے دی او دا تیوب ویلے ئے نہ دی کری؟

جناب پرویز احمد خان: بعضے خایونہ داسے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، دا خو ہڈو کیدے نہ شی خکہ نہ شی کیدے، لکہ تاسو ما تہ او وئیل چہ یرہ ما تہ د خلورو تیوب ویلونو ضرورت دے، ستاسو پہ حلقہ کنبے بہ داسے خلق وی چہ د هغوی Recommendations بہ کوئی او ستاسو دیوتی دہ او زما دیوتی دہ چہ تاسو خہ وایئ ہغہ زہ کوم نور تاسو پورہ خپلہ پتہ، Identity card، فرد نمبرے د دی آر او نہ Sign، ہر خہ چہ دی نو ہغہ مونر سرہ موجود دی۔ زہ تاسو تہ وایم چہ پرویز خان تہ خو ما دا خبرہ او کپہ چہ چرتہ کنبے ہم Objections دی، چرتہ چہ ستا اعتراض دے، تاسو ئے مونر تہ Pinpoint کری۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، وروستو ئے بیا تاسو Pinpoint کری، راشی او پہ چیمبر کنبے بہ ہغہ او کپہ جی۔ دویم سوال ستاسو خہ دے پرویز احمد خان صاحب؟

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب! د ارباب صاحب د جواب نہ زہ بالکل مطمئن نہ یم۔ زہ بہ ئے ورته او بنایم، کہ دوئی وائی او د دوئی د طرف نہ یا ستاسو د طرف نہ ما تہ داسے اجازت را کرے شی نو زہ بہ پخپله او گرخم، زہ بہ دا خیز پخپله Cover کریم، ولے چہ دا خود یر لوئے لسٹ دے۔

جناب سپیکر: تاسو تہ خوئے یو اوپن دغہ در کرو، تاسو چہ کوم لسٹ ور کرے دے کنہ جی، هغوی او وئیل گنی وروستو ئے چیمبر تہ را وړی، پہ لسٹ بانده به ارباب صاحب مخکنیے ایکشن واخلی۔

جناب پرویز احمد خان: بیا د دوئی هغه انجینئرنگ ستیاف تہ هدايات او کړی چہ هغوی ما سره رابطه او کړی او زہ دا او گورم۔

جناب سپیکر: او شو جی، دا سوال او شو۔ ستاسو بل سوال دے، دا خہ نمبر دے؟

جناب پرویز احمد خان: دا جی 647 نمبر سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 647۔ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ای ڈی اوزراعت ضلع نوشہرہ کو 08-2007 میں دوائیوں اور تعمیر کاموں کیلئے کتنا فنڈ دیا گیا ہے؛

(ب) 09-2008 کیلئے مذکورہ ضلع کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں سٹاف کا سالانہ خرچہ بہت زیادہ ہے لیکن عوام اور زمینداروں کو

محکمہ اور دفاتر سے کما حقہ سہولت نہیں مل رہی ہے؛

(د) اگر (الف تا ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حلقہ پی ایف 16 کے زمینداروں کی سہولت کیلئے کتنا فنڈ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) 09-2008 میں کتنا فنڈ دیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، اگر نہیں دیا گیا تو وجوہات بتائی

جائیں؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) محکمہ ہذا کسی بھی ضلع کے ای ڈی اوزراعت کو کسی بھی قسم

کا فنڈ نہیں دیا کرتا تاہم ضلعی آفسران زراعت کے دفاتر کو ترقیاتی مد میں فنڈ دیا کرتا ہے جبکہ ای ڈی اوزراعت

کو فنڈنگ ضلعی حکومتیں تفویض کرتی ہیں تاہم 2007-08 کے دوران ضلع نوشہرہ کو دو ایسوں اور تعمیر کا کاموں کیلئے کوئی فنڈ نہیں دیا گیا تھا۔

(ب) 2008-09 میں بے موسمی سبزیات کاشت کرنے کے سلسلے میں پانچ عدد 'واک ان پلاسٹک ٹنل' قائم کرنے کیلئے محکمہ ہڈانے -/3,26,500 روپے مختص کئے تھے، ان ٹنلز کے قیام کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل ہیں:

(i) بے موسمی سبزیات متعارف کرنا اور زمینداروں میں 'آئرن ٹنل' کا مظاہرہ کرنا جس سے یہ زمینداروں میں مقبول ہو کر صوبے میں سبزیات کی پیداوار میں اضافے کا موجب بنے اور یوں ان کی سماجی اور معاشی ترقی میں اضافہ ہوگا۔

(ii) اس ٹیکنالوجی کے اپنانے سے زمیندار اپنی زمین سے بہتر پیداوار اور آمدنی حاصل کر سکتے گا۔

(iii) اس سکیم کی بدولت سارے متعلقہ افراد کے مابین ایک فورم/رابطے کا قیام پیدا ہوگا جو کہ زمینداروں کے مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوگا۔

(iv) زمینداروں میں پلاسٹک ٹنلز کے اندر بے موسمی سبزیات کاشت کرنے کے سلسلے میں کیڑے مکوڑوں کی روک تھام کا شعور اجاگر کیا جائے گا۔

علاوہ ازیں ایک مثالی گاؤں (Model Village) کے قیام کیلئے -/3,18,000 روپے مختص کئے گئے تھے، اس سکیم کے چیدہ چیدہ اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

(i) زمینداروں کے کھیتوں میں نمائشی قطعات اور تخم زیادہ کرنے کے پلاسٹک لگانا تاکہ ان میں نئی اور بہتر ٹیکنالوجی متعارف کر کے ان کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔ یوں دیہی علاقوں میں زمینداروں کا یوم Field days (Farmers Day) اور زمینداروں کی تربیت (Farming Training) ہو سکے گی۔

(ii) گاؤں کی سطح پر زمینداروں کیلئے ایسے ادارے کا قیام جو کہ تمام متعلقہ افراد کی باہمی گفت و شنید سے گاؤں کو ترقی دی جاسکے۔

- (iii) ایک ایسے طریقہ کار کا قیام جس کی بدولت فارم سروسز سنٹرز کے تعاون سے گاؤں کے تمام زمینداروں کو ان کی دہلیز پر زرعی مداحل (Agriculture inputs) کی دستیابی کو ممکن بنایا جاسکے۔
- (iv) ایسے اقدامات اٹھانا جن کی بدولت ترقی دادہ فارم مشینری اور زرعی آلات زمینداروں میں متعارف کروائے جائیں۔
- (v) زمینداروں کو نئے باغات لگانے کیلئے راغب کرنا اور موجودہ باغات کی دیکھ بھال اور ماڈل پھلدار باغات (Model Fruit Orchards) لگانا۔
- (vi) زمین کی ہمواری بذریعہ ٹریکٹر، بلڈوزر اور روایتی طریقہ سے کرنا۔
- (vii) گاؤں کی ترقی کیلئے کمیٹی بنانا، اجلاس منعقد کرنا اور گاؤں کے ترقی پسند زمینداروں کیلئے تربیتی پروگرام ترتیب دینا۔
- (viii) بے موسمی سبزیات کی کاشت اور پلاسٹک ٹیل ٹیکنالوجی متعارف کرانا۔
- (ix) فصلات، سبزیات اور پھلوں کیلئے زمینداروں کی اشتراک سے کیلنڈر بنانا۔
- (x) IPM/ICM کے ذریعے کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ۔
- (xi) نئی زرعی تحقیق کی روشنی میں گاؤں کیلئے Extention Package تیار کرنا۔
- (ج) یہ درست نہیں کہ مذکورہ ضلع میں سٹاف کا سالانہ خرچہ بہت زیادہ ہے۔ مزید یہ کہ سٹاف کے خرچے کی بجائے ہمیں ان کی کارکردگی پر نظر رکھنی چاہیے اور جیسا کہ جز (ب) میں درج جواب سے عیاں ہے کہ ان مقاصد کے حصول کیلئے ضلع نوشہرہ کے زرعی سٹاف نے کافی جانفشانی سے کام کیا ہے اور عوام و زمینداروں کو کماحقہ سہولتیں مل رہی ہیں۔
- (د) (i) محکمہ ہذا اپنی فنڈنگ حلقوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ اضلاع کی بنیاد پر دیتا ہے جو کہ جز (ب) میں تفصیل کے ساتھ عرض کر دی گئی ہے۔
- (ii) سال 2008-09 کے دوران بے موسمی سبزیات کاشت کرنے کیلئے 'واک ان پلاسٹک ٹیل' کی تعمیر کیلئے -/3,26,000 روپے اور مثالی گاؤں (Model Village) کے قیام کیلئے -/3,18,000 روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: پہ دیکھنے کے ضمنی سوال تھے؟

جناب پرویز احمد خان: پہ دیکھنے کے ضمنی سوال دا دے چہ دوئی کوم جواب ورکھے دے چہ ای ڈی اوز تہ د دغہ د پارہ د ضلعی حکومت نہ فنڈ ملاویری او دوئی دا لیکلی دی چہ 2007-08 کبے خہ خیز دوئی تہ نہ دے ملاؤ شوے نوزہ وایم چہ آیا د 2008-09 فنڈ دوئی تہ ملاؤ شوے دے یا نہ؟

جناب سپیکر: ارباب صاحب، ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: پرویز خان او وئیل چہ یرہ خہ Pesticides، د دوئی کوئسچن دے چہ جراثیم کش دوا یا نو د پارہ ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ خہ ہغہ کری دی نو خبرہ دا دہ چہ Pesticides بانڈے بہ اول ڈیرہ سبسڈی وہ پہ دے ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کبے، تقریباً د سن 90 پورے او Pesticides بہ سبسڈائز ریت بانڈے ملاویدل، Input خومرہ چہ دی لکہ فرٹیلائزر، یوریا او ڈی اے پی، دا این ایف سی (National Fertilizer Corporation) پہ ہغے وخت کبے د وفاق پہ سطح وو او د ہغے دا ڈیوٹی وہ چہ ہر یومے صوبے تہ Input اورسوی او ہغہ بہ ارزان ملاویدو پہ سبسڈائز ریت بانڈے، د ہغے نہ پس خنگہ چہ پرویز خان وئیلے دی نو مونر۔ تہ داسبسڈیز بند شوی دی او ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ د سن 90 نہ پس ہیخ قسم سبسڈی نہ ورکوی جی او دوئی او وئیل چہ ای ڈی او تہ خہ پیسے ملاؤ شوے دی نو د کنسٹرکشن د پارہ چہ کومے پیسے ملاویری نو ہغہ خویوہ بیلہ خبرہ دہ، محکمہ پی سی ون منظور کری، د ہغے خہ بلڈنگ وی Then the department is responsible to do it through C&W department خود ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ د پارہ خنگہ چہ Walking tunnels دی، ہغہ مونرہ Introduce کرل چہ Of the season vegetables زمیندارانو تہ ڈیرہ منافع کیڑی۔ مونرہ ہغہ پہ ہرہ یوہ ضلع کبے تقریباً شپڑ، اتہ، نہہ، پہ ہغے کبے دی او پہ ہغے کبے د زمیندارانو پیسے لگیدلے دی Otherwise there is no money for it۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! تاسو خو ما تہ ہم وئیلی وو چہ ستا سو پہ حلقہ کبے زہ کومہ، ہغہ درے نومونہ مے درکری دی، پہ یوہ کبے ہم اونہ شو، دا پہ کوم

خائے کبھے مو کړی دی؟ تاسو هم وئ او سیکرٹری صاحب د هم وو۔ تاسو یوه خبره داسے او کړئ چه دا چرته کبھے شوی دی؟
وزیر زراعت: دا هر چرته شوی دی جی۔ زه به تاسو ته لسټ در کړم خو خبره دا ده چه هغه ما دومره دلرے خائے نه Walking tunnels تاسو ته راوستو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دا بنائسته سکیم دے، بنه سکیم دے۔

Minister for Agriculture: Then you are responsible.

جناب سپیکر: دا بنه سکیم دے۔ عبدالاکبر خان! پاخه ستاسو سوال دے۔ د عبدالاکبر خان سوال دے، خه سوال دے۔ تاسو دا Walking tunnels لگولے دے، ارباب صاحب Walking tunnels ټولو ته لگولی دی۔ جی، سوال نمبر 714۔

* 714۔ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان میڈیکل کمپلیکس (MMC) میں حال ہی میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ تقرریوں کے سلسلے میں قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، نیز کل کتنی تقرریاں کی گئی ہیں:

(ii) جو تقرریاں کی گئی ہیں، ان کی مکمل تفصیل بمعہ نام، ولدیت اور ایڈریس فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، مردان میڈیکل کمپلیکس (MMC) میں ضلعی کیڈر کی آسامیوں پر مجاز حکام نے بھرتیاں کی ہے۔

(ب) (i) تمام تقرریاں خالصتاً میرٹ اور حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق کی گئی ہیں۔

(ii) تقرریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

Appointment made in MMC by EDO (Health) Mardan.

| S. # | Name of Candidate | Address |
|------|------------------------------|------------------------------------|
| 01 | Mr. Asad Khan. Driver | Moh: Purdal Abad Par Hoti, Mardan. |
| 02 | Mr. Jawad Khan. Ward orderly | Moh: Radi Gul Barhi Cham, Mardan. |
| 03 | Mr. Niamat Ward orderly | Moh: Radi Gul Barhi |

| | | |
|----|--------------------------------------|---|
| | | Cham, Mardan. |
| 04 | Mr. Syed Qasid Ali Shah Ward orderly | Moh: Aladad Abad Par Hoti, Mardan. |
| 05 | Mr. Ghafar Ali. Ward orderly | Moh: Essa Arbab Kas Korona, Mardan. |
| 06 | Mr. Mohsin Ali, Ward orderly | Tanoli Muhabar Abad Shekh Maltoon Mardan. |
| 07 | Mr. Ibrar Hussain, W: orderly | Swabi Road, Mardan. |
| 08 | Mr. Noor Rehman, Ward orderly | Jan Abad Charsadda Road, Mardan. |
| 09 | Miss. Nazia Gul, Dai | Bangla Kalli Gujar Garhi Mardan. |
| 10 | Miss. Hussain Ara Bibi, Dai | New Haidar Abad Mardan. |
| 11 | Mr. Sajjad Ali, Mali | Moh: Mian Berro Toru Mardan. |
| 12 | Mr. Adil Zaib, Mali | Village Bazar, Rustom District, Mardan. |
| 13 | Mr. Zakir Ahmad, Mali | Moh: Koz Kandi Bughdada, Mardan. |
| 14 | Muhammad Sayar, Mali | Moh: Pir Shah Said, Mardan Khas, Mardan. |
| 15 | Muhammad Ayaz Chawkidar | Sultan Abad Eid Gah Road, Mardan. |
| 16 | Muhammad Yaqoob, Chawkidar | Mardan Cantt, Mardan. |
| 17 | Mr. Faiz Muhammad, Chawkidar | Moh: Khaksar Bank Road, Mardan. |
| 18 | Mr. Malik Muhammad Parvez, Chawkidar | Moh: Barhi Cham Hoti, Mardan. |
| 19 | Mr. Alla-ud-din, Chawkidar | Moh: Hazrt Mir Sikanderi, Mardan. |
| 20 | Mr. Akhtar Ali Chawkidar | Wali Bagh, Mardan. |
| 21 | Mr. Muhammad Ayaz, Chawkidar | Yahya Kalli Tehsil & District, Mardan. |
| 22 | Mr. Remat Ali, Sweeper | Barhi Cham Hoti, Mardan. |
| 23 | Mr. Kamran, Sweeper | Moh: Gumbarwal Ghala |

| | | |
|----|---------------------------|--|
| | | Dher, Mardan. |
| 24 | Mr. Umar Farooq, Sweeper | Moh: Wazir Abad District Mardan. |
| 25 | Mr. Majid Khan, Sweeper | Mian Gul Kalli, Mardan. |
| 26 | Mr. Iqbal Shah, Sweeper | Moh: Sheekhan Mangah Mardan. |
| 27 | Ms. Shama, Sweeper | Moh: Tanga Mandi, Mall Road, Mardan. |
| 28 | Mr. Sadiq, Sweeper | Moh: Malik Abad Koragh, Mardan. |
| 29 | Mr. Naseer Ali, Sweeper | Moh: Malik Abad Koragh, Mardan. |
| 30 | Mr. Zahoor Ahmad, Sweeper | Miangul Kalli, Mardan. |
| 31 | Mr. Udash Khan, Sweeper | Moosam Koruna Par Hoti, Mardan. |
| 32 | Mr. Shakil Khan, Sweeper | Moh: Bagiram Sugar Mills Road Mardan. |
| 33 | Mr. Roohul Amin, Dhobi | Irum Colony Tehsil & District, Mardan. |
| 34 | Mr. Ishtiaq Ahmad, Dhobi | Moh: Fazal Abad No.1 Kas Kouruna, Mardan. |
| 35 | Mr. Waqas Ahmad, Dhobi | Moh: Akakhail Mayar District, Mardan. |
| 36 | Maulvi Attaullah, Dhobi. | Moh: Ahmad Abad Toru, Mardan. |

Appointment made by M.S.

DETAILED LIST OF CANDIDATES OF CLASS-III (JCT'S/
COMPUTER OPERATOR/ JUNIOR CLERKS SELECTED
AGAINST THE VACANT POSTS IN MMC, TEACHING
HOSPITAL, MARDAN.

| S. # | Name | F. Name | Post | Address |
|------|-------------------|------------|------------------|-------------------------|
| 01 | Nifaz Ali | Sadi Khan | JCT Radiology | Katlang, Mardan |
| 02 | Abidullah | Waheed Gul | JCT Radiology | Vill. Hussai, Mardan |
| 03 | Tahir Muhammad | Siraj Gul | JCT Surgical | Gular Ghari Mardan |

| | | | | |
|----|--------------------|------------------|-------------------|-------------------------------|
| 04 | Irfanullah | M. Wisal Khan | JCT Surgical | Khan Killi Mardan |
| 05 | Sabir Khan | Aminullah | JR PHC MCH | Chamtar, Mardan |
| 06 | M. Husnain | Abdul Khaliq | JR PHC MCH | Janabad, Mardan |
| 07 | Abdullah | Noor Rehman | JR PHC MCH | Baghban Mardan |
| 08 | Riaz Amin | Muhammad Haleem | JR PHC MCH | Bypass Road Mardan |
| 09 | Falak Naz | Muhammad Ayub | JCT Pathology | Bypass Road Takhtbai Mardan |
| 10 | Hazrat Hussain | Abdul Sattar | JCT Pathology | Vill: Khazana Dheri Mardan |
| 11 | Wasim Iqbal | Muzaffar Iqbal | JCT Pathology | Moh: Garai Palao Mardan |
| 12 | Sajad Ahmad | Nisar Ahmad | JCT Pathology | Moh: Islam Pura Mardan |
| 13 | Shahid Hussain | Said Rehman | ECG Tech | Qaisar Abad Charsadda |
| 14 | Kashif Zaman | Lal Zaman | ECG Tech | Ismail Khel Nowshera |
| 15 | Rashid Ahmad | Khalil-ur-Rehman | ECHO Tech | Bakhshali Mardan |
| 16 | Abdul Saboor | Zarfarosh Khan | ECHO Tech | Daggar Buner |
| 17 | Jehanzeb | Gul Rehman | ECG Tech | Nawakilli Turo Mardan |
| 18 | Islam (In service) | Bahadar Khan | ETT Tech | Mundasangy Balambat Lower Dir |
| 19 | Mehboob Ali | Sherullah | Plaster Room Tech | Kanal Road Mardan |
| 20 | Latif-u-Rehman | Fazal Rehman | JC | Mangal Bagh Mardan |
| 21 | Inamullah | Aminullah | JC | Daman Mardan |

حاجی قلندر خان لودھی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: کل والا؟

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں جناب سپیکر! آج والا۔

جناب سپیکر: اودر پردی، لبر صبر او کھڑی جی، آخر میں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! یہ میرا ایک کال اٹینشن نوٹس Already کمیٹی کور لیفر ہوا ہے

تو اسلئے میں اس پر Stress نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جاوید عباسی صاحب۔ سوال نمبر 724۔

* 724۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد کیلئے پچھلے دو سالوں کے دوران مشینری خریدی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) پچھلے دو سالوں کے دوران کل کتنی مشینری خریدی گئی ہے اور کہاں سے خریدی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ مشینری پر کتنی لاگت آئی ہے، نیز کس کی منظوری سے خریدی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی

جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) پچھلے دو سالوں کے دوران خریدی گئی مشینری کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ مشینری کی خریداری پر کل لاگت مبلغ آٹھ کروڑ، بارہ لاکھ، انیس ہزار سات سو اٹھانوے روپے

(81,219,798) آئی ہے۔ مذکورہ مشینری کی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر، کم نرخ و معیار کی بنیاد پر

معروف فرموں سے مجاز حکام کی باقاعدہ منظوری اور بجٹ کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر عوامی مفاد میں

خریدی گئی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب! کل میں نے اس کے بارے میں ڈیٹیل سے بات کی ہے اور مجھے

انہوں نے ایشورنس دی ہے کہ اس میں جو بھی ایسی بات ہوگی تو ایکشن لیا جائے گا۔ چونکہ کل منسٹر صاحب

نے کہا کہ یہ کونسلجن Related ہے کمپلیکس ہسپتال کے ساتھ تو میں اس کو Stress نہیں کرتا جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ منسٹر صاحب نے کونسا کام کیا ہے کہ سارے ممبران صاحبان مطمئن ہیں؟

جناب سپیکر: میں خود بھی حیران ہوں کہ آج منسٹر صاحب نے کیا دم چپ کر دیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: مک مکا ہو گیا ہے، مک مکا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! کوئی صحیح طریقہ میرے خیال میں ابھی سمجھایا ہے ظاہر شاہ صاحب کو، عباسی

صاحب کو کس طرح بڑے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! وزیر صحت کی بات کو سپورٹ کیا جائے اور وہ بات کرتے ہیں

انسٹی ٹیوشن کی بہتری کیلئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: کیونکہ انہوں نے یہ فلور پر کہہ دیا ہے کہ یہ معاملات جو ہیں، ان کو ہم ٹھیک کریں گے

اور ہم ایکشن لیں گے تو جب ہمیں اس بات کی ایشورنس آئی ہے تو ہم نے مان لی ہے اور ہم حکومت کی کئی

اچھی باتوں کو ضرور Appreciate کرتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر بات پہ حکومت پر اعتراض کریں، اگر

وہ ایشورنس دے دیں تو ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ جناب، ہمارے اندر Courage ہے سپورٹ کرنے

کیلئے۔

جناب سپیکر: دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ مفتی صاحب! کچھ ہے۔ ہاں، ارباب صاحب! کچھ لگ رہا ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آخر کیا وجہ ہے؟

(شور)

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (بلدیات) } : تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں جی، آپ کو پتہ نہیں کہ کیا مک

مکا ہوا ہے، بالکل کچھ مک مکا ہوا ہے۔

(تھپتھپ)

Mr. Speaker: Mr. Shamoonyar Khan. Sardar Shamoonyar Khan. Not present. Mohtarama Zubaida Ihsan Sahiba. Ji, Bibi! Question No. 746.

* 746۔ محترمہ زبیدہ احسان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں جنرل آئی سی یو موجود ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گائنی وارڈ کیلئے کوئی آئی سی یو موجود نہیں ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا حکومت ایل آرائیج ہسپتال کے گائنی وارڈ کیلئے علیحدہ آئی سی یو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے;

(ii) آیا حکومت جنرل آئی سی یو میں بیڈز بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، کیونکہ گائنی وارڈ کے مریض بھی جنرل آئی سی یو میں داخل کئے جاتے ہیں۔

(ج) (i) گائنی وارڈ میں High Dependency Unit موجود ہے جہاں پر بھی مریضوں کو داخل کیا

جاتا ہے، نیز بوقت ضرورت گائنی وارڈ کے مریض جنرل آئی سی یو میں بھی منتقل کئے جاتے ہیں۔

(ii) اس وقت جنرل آئی سی یو جو کہ ابتداء میں چھ بستروں سے شروع ہوا تھا اس میں بستروں میں بتدریج

اضافہ ہوتا گیا اور اس وقت بیڈز کی تعداد نو ہے جبکہ اس کے علاوہ چلڈرن وارڈ، نیوروسرجری وارڈ، کا

رڈیو اسکولر، کارڈیو تھوریکس وارڈ کیلئے علیحدہ آئی سی یو موجود ہیں اور اس وقت جنرل آئی سی یو کے علاوہ

انتہائی نگہداشت (Intensive Care) کے بیڈز کی تعداد تقریباً 40 سے بھی زیادہ ہے جبکہ جنرل آئی سی

یو اس وقت میڈیکل، سرجیکل، ارتھوپڈک اور گائنی وارڈ کے مریضوں کیلئے مختص ہے۔

جناب سپیکر: خہ بل سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

محترمہ زبیدہ احسان: نہ جی، دوئ سرہ زہ اتفاق نہ کومہ چہ کوم Answer ملاؤ

شومے دے، چہ کوم Answer ملاؤ شومے دے نو د دے سرہ زہ اتفاق نہ کومہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: خبرہ دا دہ جی چہ دوئ کوم جواب راکمے دے چہ پہ گائنی

وارڈ کبنے High Dependency Unit دے نو داسے خہ خیز پہ گائنی وارڈ

کبنے نشته ځکه ڇه هلته کبنے يو ورکوټے غونډے مانيتير پروت وي ڇه کوم باندے بلډ پريشر او Pulse مانيتير کيڙي نو دا خو په دغه کبنے نه راځي۔ يو خو که دا په کاغذونو کبنے وي نو هغه به وي خو په فلور باندے هلته کبنے داسے څه څيز نشته او بله خبره دا ده ڇه جنرل آئي سي يو ڇه کوم دے نو په هغه کبنے صرف نهه بيډز دي او په دے نهه بيډز باندے پوره هسپتال Depend کوي، په ديکبنے څلور Specialties دي او په يو يو Specialties کبنے درے درے وارډز دي، د يو وارډ په سر باندے يو بيډ هم نه رسي نو ڇه کله د گائني هلته هغه لار شي نو ڇه کله بيډ خالي وي خو هغوي له ځائے ورکړي او ڇه بيډ خالي نه وي نو هغه زنانه هم په گائني وارډ کبنے هم داسے پرتے وي نو اکثر Expire شي۔ زما دا ريكويست دے ڇه کم از کم د گائني وارډ د پاره د خپله آئي سي يو، که ډيره نه وي د څلورو بيډز د جوړه شي ځکه ڇه په گائني کبنے داسے سيږيس مريضان راځي ڇه هغوي دومره انتظار نه شي کولے ڇه د يو وارډ نه بل وارډ ته شفټ کول غواړي۔

جناب سپيکر: بي بي! تاسو د گائني وارډ د ليډي ريډنگ والا خبره کوئي کنه جي؟
محترم زبیده احسان: او جي، او جي۔

جناب سپيکر: د هغه متعلق ما هم څه دغه اوريدلي دي۔ جي، شاه صاحب!۔۔۔۔۔

محترم زبیده احسان: زما ريكويست دا دے جي، که تاسو دا كميتي ته حواله کړئ نو يواځے دا گائني وارډ نه دے، ډيرو وارډونو کبنے خو داسے حالات دي ڇه بنياد م دا نه وائي ڇه دا هاسپتال دے۔

جناب سپيکر: او دريږئ ڇه د وزير صاحب نه وارو جي نو د هغه نه پس به بيا، جي شاه صاحب، ظاهر علي شاه صاحب، آنريبل منسټر فار هيلته۔

سيد ظاهر علي شاه (وزير صحت): شکر يه جي۔ جناب سپيکر، يه جواب توهم نے ان کو ديا ہے، ځيوتکه ان کا جو جزل آئي سي يو ہے، اس کے انډر (High Dependency Unit) موجود ہے جو که گائني وارډ کے ساتھ ہے۔ باقي ان کا يه کہنا ہے که وهاں پر صرف ايک آئي سي يو ہے، ايک آئي سي يو وهاں پر نهی ہے، Different Specialties هيں، مثال کے طور پر اس ميں لکھا ہوا ہے که اور جو Specialties هيں تو

ان کیلئے علیحدہ آئی سی یوز موجود ہیں، چلڈرن وارڈ کیلئے علیحدہ آئی سی یوز موجود ہے، نیوروسرجری وارڈ، کارڈیو و سکولر اور کارڈیو تھوریٹک وارڈ کیلئے علیحدہ آئی سی یوز موجود ہیں۔ یہ جو دوسرا آئی سی یوز ہے، جو جنرل آئی سی یوز ہے اور باقی جو Specialties ہیں جن میں گائنی شامل ہے، اس کیلئے بیڈز مختص کئے گئے ہیں اور اگران کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کے اندر بچوں کیلئے ایک علیحدہ آئی سی یوز، گائنی وارڈ کیلئے آئی سی یوز بنایا جائے تو ہم اس پر ورکنگ کر لیتے ہیں، اگر کوئی Possibility ہوئی تو ہم بنالیں گے، ایسی بات نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کا مطلب یہی ہے جی، ان کا مطلب یہی ہے کہ گائنی وارڈ کے ساتھ آئی سی یوز بنایا جائے۔

وزیر صحت: نہیں، اس کیلئے، گائنی کیلئے۔۔۔۔۔

محترمہ زبیدہ احسان: سپیکر صاحب! ہفے سرہ خو پکار دے، دا خو ضروری دہ چہ ہفے سرہ جو رشی خو کہ داسے نہ وی نو چہ جنرل آئی سی یوز کنبے کوم بیڈز دی، دا پہ دے ہا اسپتال باندے اوس ہم یر کم دی خکہ چہ میدیکل سپیشلتی دہ، میدیکل وارڈ دے، سرجیکل وارڈ دے، ارتھوپیڈک وارڈ دے او گائنی وارڈ دے نو پہ دے یو یو وارڈ کنبے، دا خو یو یو وارڈ نہ وی، دا خواے بی سی وارڈز وی او کہ تاسو د گائنی چرتہ کنبے رپورٹ را او غواہی نو دوئی چہ کومے۔۔۔۔۔

وزیر صحت: میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں، یہ جو کہہ رہی ہیں تو ان کی اطلاع کیلئے کہ ہم نے وہاں پر ایک اور آئی سی یوز شروع کیا ہے کیونکہ اس آئی سی یوز کا سائز، جو اس کا سائز ہے تو وہ چھوٹا ہے اور اس کے اندر نو بیڈز سے زیادہ Capacity ہے نہیں، تو ہم نے گائنی آئی سی یوز شروع کیا ہے جس کے بنتے ہی اس کے بیڈز کی تعداد بڑھ جائیگی اور ان کی جو Complaint ہے کہ گائنی کو جو ضرورت ہے، وہ پوری نہیں ہوتی تو جو نیا آئی سی یوز بن رہا ہے، اس وقت Under construction ہے، اس کے اندر ہم بیڈز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مقصد جو میں سمجھ رہا ہوں تو وہ یہ ہے کہ گائنی وارڈ میں علیحدہ اگر کوئی آئی سی یوز وارڈ کے ساتھ ہو تو ڈاکٹرز قریب قریب ہونگے، اس کو ذرا Look after اچھا کریں گے۔

وزیر صحت: نہیں، ان کا یہ مقصد ہر گز نہیں ہے، ان کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ وہاں پر جنرل آئی سی یوز میں نو بیڈز کی Capacity ہے تو اس میں اور بھی Specialties کے لوگ آتے ہیں، مطلب یہ کہ اس کے اندر

بیڈز کی تعداد کم ہے، بیڈز کی تعداد کو بڑھایا جائے تو اس وارڈ میں نو بیڈز سے زیادہ آ نہیں سکتے، لہذا ہم نے ایک دوسرا آئی سی یو شروع کیا ہوا ہے، جنرل آئی سی یو شروع کیا ہوا ہے جس کے اندر بیڈز کی Capacity زیادہ ہوگی اور یہ گائنی کو بھی یہ Facility extend ہوگی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی ہم شہ وائی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ ایک بہت اہم کونکین ہے جو کہ اٹھایا گیا ہے اس فلور پر تو میں سمجھتی ہوں کہ گائنی وارڈ کے آئی سی یو کا نہ ہونا بھی، اس بات کا ہم سب لوگوں کو پتہ ہے کہ وہاں سے کبھی نہ کبھی، جو بہت زیادہ Serious patients ہوتے ہیں تو ان سے لوگ بچے بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروادی ہے کہ وہاں پہ ابھی جو ایک نیا آئی سی یو بن رہا ہے تو اس میں جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اگر وہاں پہ گائنی کو ایک الگ، مطلب ہے ان کو پورشن دے دیا جائے اور اس میں بیڈز زیادہ کر دیئے جائیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ Throughout صوبے کے جتنے بھی سیریس گائنی کے Patients ہوتے ہیں تو ان کو لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل لایا جاتا ہے، لہذا وہاں پر اگر اس کو زیادہ جگہ دے کر الگ کر دیا جائے اور گائنی کا اپنا ایک سیشنل آئی سی یو بنا دیا جائے تو یہ منسٹر کی بھی، کیونکہ Already زیر تعمیر ہے تو میرے خیال میں ان کو ابھی مختص کرنے میں اتنا پر اہم نہیں ہوگا۔

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی، تاسو مطمئن نہ شوئ د ہغوی د جواب نہ؟

محترمہ زبیدہ احسان: جی، د منسٹر صاحب د جواب نہ بالکل مطمئن نہ یمہ خکہ چہ زما مطلب دا دے چہ د گائنی د پارہ خان لہ آئی سی یو خو پکار پکار دے خو فرض کرہ کہ فی الحال دا نہ شی کیدے نو دغے کبے د بیدز سیوا شی چہ ہغوی تہ بیدز Available وی۔ اکثر چہ د دے خائے نہ دوئ ریکویسٹ او لیری نو ہلتہ وائی چہ بید Available نہ دے، پہ نہہ بیدز کبے بہ چرتہ Available وی او د گائنی خو ایمرجنسی داسے وی چہ ہغہ خو شپہ او ورخ چلیری۔ کلہ چہ د گائنی

ایمرجنسی وی نو تاسو یو رپورٹ را او غواړئ، تاسو ته به پته اولگی چه هلته
 خومره Patients وی؟ زما دا ریکویسٹ دے، زما خو منسٹر صاحب ته دا
 ریکویسٹ دے چه اول خود د گائنی د پاره ځان له د آئی سی یو انتظام خامخا
 او کرے شی او که دا نه شی کیدے نو په دیکبے د بیدز سیوا کرے شی او هغه د
 هغوی ته مختص کرے شی چه کله هم د گائنی مریض راځی چه هلته ځی۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر صاحب، دا وائی چه زمونږ د بچو سپید تاسو ته
 معلومه ده چه هغه شپه او ورځ روان وی۔

وزیر صحت: نو هغه باندے کنټرول پکار دے کنه جی، دا خونه ده۔۔۔۔۔

(تقیه)

جناب سپیکر: دے د پاره څه خصوصی بندوبست پکار دے۔

وزیر صحت: نه نه، مخکبے خو هغه شی باندے کنټرول پکار دے کنه۔

جناب سپیکر: هس جی؟

وزیر صحت: د ماشومانو تعداد باندے کنټرول پکار دے کنه جی نو دومره مسئلے
 به بیا نه وی۔ (تقیه) د دوئی چه کوم تجویز دے، ما خو ځکه دا او وئیل چه دے
 وخت کبے دا موجوده آئی سی یو دے، جنرل آئی سی یو، د هغه بیدز
 Capacity زیاتیدے نه شی، ولے چه هغه Space دومره دے۔ اوس مونږه یو نوے
 آئی سی یو شروع کرے دے چه هغه کبے به Space زیات وی نو دوئی چه څنگه
 وائی او نگهت اورکزئی صاحبه او وئیل چه هغه کبے بیدز مختص کرئی نو چه
 نوے آئی سی یو جوړ شی، هغه کبے به مونږه د گائنی د پاره ځان له بیدز
 مختص کرو۔

جناب سپیکر: بی بی! داسے ده چه تاسو که وروستو د منسٹر صاحب، سیکرټری
 هیلتھ او دا نگهت بی بی، تاسو به دوئی سره لږ کبینئی۔۔۔۔۔

محترم زبیده احسان: جی۔

جناب سپیکر: او چہ خہ ستاسو مدعا دہ، لہر بہ مخامخ کھلاؤ ورسره وضاحت او کپڑی جی، او بہ شی جی۔

محترمہ زبیدہ احسان: ڀیرہ مننه، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Sardar Shamoan Khan. Not present, it lapses. Mohtarama Zarqa Bibi. Not present, it lapses. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib Question No. 614.

* 614۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ورس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں 2005 تا 2009 مختلف سڑکوں کی تعمیر شروع کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑکیں تاحال نامکمل ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کتنی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں اور اب تک کتنی سڑکیں مکمل کی گئی ہیں؛

(ii) کتنی سڑکیں نامکمل ہیں اور ان کو کب تک مکمل کیا جائے گا؛

(iii) مذکورہ سڑکیں بروقت کیوں مکمل نہیں کی گئیں، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، مکمل جواب جز (ج) میں درج ہے۔

(ج) (i)+(ii) (1) 30 کلو میٹر روڈ کی سکیم ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے فیرون 18.50 کلو میٹر 45.664

ملین روپے کی لاگت سے 2006-07 میں مکمل ہو چکی ہے۔

(2) 30 کلو میٹر روڈ کی سکیم ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں سے فیرون میں 11.50 کلو میٹر روڈ جو کہ جون 2007ء

میں منظور ہوئی جس پر کام جاری ہے۔

(3) صوبہ خیبر پختونخوا میں 200 کلو میٹر روڈ بمعہ 8 عدد پلوں کی تعمیر میں سے 6 کلو میٹر روڈ ایبٹ آباد کیلئے

منظور ہوئی تھی جو کہ 30 جون 2010ء تک مکمل ہو چکی ہے۔

(4) کرلاں باغ 8 کلو میٹر روڈ 11.363 ملین روپے کی لاگت سے 2006-07 میں مکمل ہو چکی ہے۔

(5) 18 کلو میٹر بلیک ٹاپ روڈ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد 25.909 ملین روپے کی لاگت سے 2007-08 میں

مکمل ہو چکی ہے۔

(6) 18 کلو میٹر بلیک ٹاپ روڈ پی ایف 48 ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں سے 13 کلو میٹر مکمل ہے اور پانچ کلو میٹر پر کام جاری ہے۔

(7) 10 کلو میٹر روڈ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد 28.805 ملین روپے کی لاگت سے 07-2006 میں مکمل ہو چکی ہے۔

(8) 11 کلو میٹر روڈ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد 89.571 ملین روپے کی لاگت سے 09-2008 میں مکمل ہو چکی ہے۔

(9) صوبہ خیبر پختونخوا میں 200 کلو میٹر روڈ بمعہ 10 عدد پلوں کی تعمیر 08-2007 کی سکیم میں سے 8 کلو میٹر روڈ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے منظور ہوئی جس پر کام جاری ہے۔

(10) صوبہ خیبر پختونخوا میں 250 کلو میٹر روڈ اور 12 عدد پلوں کی تعمیر 09-2008 کی سکیم میں سے 10 کلو میٹر روڈ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے منظور ہوئی جس پر کام جاری ہے۔ تفصیل فراہم کی گئی۔
(iii) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بروقت کام مکمل نہیں ہو سکے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ سکیمیں اس وقت اتنی ہیں کہ اگر آپ اس کی ڈیٹیل دیکھیں تو انہوں نے کہا ہے کہ 2007ء میں جو روڈز شروع ہوئی تھیں تو جناب سپیکر، ان کو ہم وقت مقررہ پر اسلئے مکمل نہیں کر سکے کہ ہمارے پاس فنڈز کی کمی ہے۔ سر، میں ابھی ہاؤس میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد 2008 کی آئی ہیں، 9 اور 10 کی اور ابھی تو اس سال کی۔۔۔ فنڈ کی، تو جناب سپیکر، یہ تو بارشیں ہوتی ہیں، سیلاب آتا ہے، برف باری ہوتی ہے اور یہ ساری سکیمیں مقررہ دو سال کے اندر مکمل ہونی تھیں، اگر یہ وہ سکیمیں چھ سال تک جاری رکھیں تو پھر تو یہ کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکیں گی، تو کیا حکومت بتانا پسند کریگی کہ 2007ء کی جو سکیمیں ہیں، ابھی تو کئی سکیمیں ہیں جن پر 25% بھی کام نہیں ہوا تو یہ کب تک مکمل ہو گئی اور ان کو کون مکمل کریگا جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: جی، آئریبل لاء منسٹر صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میرا بھی اس میں ایک ضمنی کوئسٹن ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان کے بعد جی۔ جی، لودھی صاحب، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔
حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ایک بڑا ہی المیہ ہے صوبے کیلئے کہ جو فنڈز مختص کئے جاتے ہیں،
 اگر دس کروڑ کی روڈ ہے اور اس کیلئے دس ملین رکھے جاتے ہیں تو وہ سکیم Ongoing ہو جاتی ہے اور اس کو
 Throw forward کر دیتے ہیں اور اس سال میں جو خرچہ آتا ہے، آج جس روڈ پر پچاس لاکھ روپے لگتے
 ہیں تو ایک سال کے بعد ایک کروڑ، ڈیڑھ کروڑ روپے اس کام پر لگائے جاتے ہیں، مہنگائی کی وجہ سے اور
 کنٹریکٹر بھاگ جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی ہم اتنے Bound نہیں ہیں، ہمارا Agreement اتنا ہے اور
 یہ Liability صوبے کی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر، آپ کے توسط سے میں گورنمنٹ کی
 توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس کیلئے کوئی ایسا لائحہ عمل بنائے کہ جو Ongoing سکیمز ہیں، انہیں ختم
 کیا جائے، نئی اے ڈی پی کیلئے ہمیں کچھ وقت رکنا بھی پڑتا ہے تو Ongoing سکیمز اگر ہم ختم نہیں کریں گے تو
 اس صوبے کی Liability ہم کب ختم کریں گے؟

جناب سپیکر: Escalation charges بہت بڑھ رہے ہیں، آپ کے خیال میں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جی۔ جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا گزارش کوم، لکہ دغہ ملگرو چہ خنکھ او وئیل نو د سن
 2007 او 2008 اے ڈی پی والا سکیمونہ، زما د حلقے خلور سکولونہ اوسہ
 پورے د فنڈز د وجہ نہ نیم نیم شوی دی او نیم نیم کارونہ پاتے دی۔ ایکسیئن تہ
 چہ او وایے نو ہغوی وائی، کلہ د یو خائے نہ خبرہ کوی او کلہ د بل خائے نہ
 خبرہ کوی، ہغہ بیا رنگیدو تہ نزدی شوی دی جی۔ حکومت د دا مہربانی
 او کپی چہ دا کوم نیمگری سکیمونہ دی، دغو تہ د فنڈز زر تر زرہ ریلیز کپی،
 مطلب دا دے چہ دا کارونہ مکمل شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ سوال خود ایت آباد ضلع دے خود دوی ہم پکبنے خیر دے لبرخہ، محکمے والا خلق بہ ناست وی، واورئ، داد اہمیت باعث دے۔ جی، آنریبل منسٹر صاحب، زما پہ خیال اس میں کچھ رہتا ہے، کچھ۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی میں جواب دے رہا ہوں۔ اس طرح ہے جی کہ یہ جو جواب ان کو جز (ج) میں دیا گیا ہے، اس پہ تقریباً Overall دس سکیمیں Identify کی گئی ہیں، ان سکیموں کے نیچے پھر کافی روڈز ہیں جن کی تفصیلات ساتھ Attached ہیں، اس میں تقریباً کوئی پانچ چھ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جس کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ یہ مکمل ہیں اور چار تقریباً ایسی ہیں جو کہ ایک، نمبر 6 سکیم جون 2010 تک Complete ہو جائیگی۔ باقی تین سکیمیں جو ہیں، سکیم نمبر 2، 9 اور 10 انشاء اللہ جون 2011 تک اس کی Cut off date ہے اور وجہ اس کی کہہ رہے ہیں کہ یہ کیوں لیٹ ہوئی ہیں؟ اسلئے لیٹ ہوئی ہیں کہ سابقہ گورنمنٹ نے اپنے Annual Development Plan میں اتنا کچھ ڈال دیا تھا کہ اس کا forward پانچ چھ سال تک چلا گیا اور جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہمارے پاس اتنی گنجائش نہیں تھی کہ ہم 70/75% پچھلی گورنمنٹ کا Annual Development Programme چلائیں اور 30% نئی سکیمیں لائیں تو اس کی وجہ سے یہ Throw forward جو ہے، یہ اتنا لمبا ہو گیا۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ جون 2011 تک یہ تمام سڑکیں مکمل ہو جائیں گی، یہ وجوہات اس کی ہیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Ji, Janab Muhammad Javed Abbasi Sahib, again, Question No?

جناب محمد جاوید عباسی: 614 ہے، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: 618.

جناب محمد جاوید عباسی: جی، 614 جناب، سوری 618 ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 618۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر اور کس اینڈ سروسز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف 48 کے پہاڑی علاقہ میں برفباری اور بارشوں سے اس کی تمام روڈز خراب ہو چکی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ایم اینڈ آر فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی مرمت میں دشواریاں درپیش ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ حلقے کیلئے کم از کم دو کروڑ روپے ایم اینڈ آر فنڈ میں جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پی ایف 48 کے پہاڑی علاقہ میں بر فباری اور بارشوں سے اس کی زیادہ تر روڈز خراب ہو چکی ہیں۔ بر فباری اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے جو روڈز بند ہوتی ہیں، ان کو تو محکمہ صاف کر دیتا ہے لیکن روڈ کی باقی مرمت کیلئے فنڈز دستیاب نہیں ہیں۔

(ب) ضلع ایبٹ آباد کو صوبہ سے ایم اینڈ آر کی مد میں 10.000 ملین روپے سالانہ کا فنڈ ملتا ہے جس کا ورک پلان ڈسٹرکٹ ناظم منظور کرتا ہے اور ورک پلان کے مطابق صرف انہی سکیموں پر کام ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے سال 2008-09 ایم اینڈ آر کے تحت 10.000 ملین روپے مختص کئے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- | | |
|---|-----------------|
| (1) برف کی صفائی ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے | 5.000 ملین روپے |
| (2) شہری سڑکوں کی مرمت کیلئے | 2.400 ملین روپے |
| (3) ایمر جنسی اور رولروڈ کیلئے | 2.600 ملین روپے |

فنڈز کی کمی کی وجہ سے تمام سڑکوں کی مرمت کرنا مشکل ہے۔

(ج) ایم اینڈ آر فنڈز کی فراہمی ضلعی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اس میں مختصر سا جواب چاہیے۔ میں نے پوچھا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ "جی ہاں، یہ درست ہے کہ پی ایف 48 کے پہاڑی علاقہ میں بر فباری اور بارشوں سے اس کی زیادہ تر روڈز خراب ہو چکی ہیں۔ بر فباری اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے جو روڈز بند تھیں، وہ محکمہ نے صاف کر دی ہیں لیکن روڈ کی مرمت اسلئے نہیں ہو سکی کہ ہمارے پاس فنڈز دستیاب نہیں ہیں"۔ جناب سپیکر، ہم یہ خود مانتے ہیں کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور یہ سچ ہے جو محکمہ نے لکھا ہے۔ میری صرف حکومت سے ریکویسٹ ہے کہ اگر آپ یہ بات مانتے ہیں کہ ہر سال وہاں بر فباری ہوتی ہے، پہاڑی علاقہ ہے، روڈ خراب ہے اور پوری طرح سلائیڈنگ ان سے ٹھیک نہیں ہو سکی تو مرمت کیلئے محکمہ کو کوئی سپیشل پیسے دیئے جائیں تاکہ وہ

روڈز، جو کچے راستے ہیں، جو ایک علاقے کو دوسرے علاقے سے ملاتے ہیں، اگر اس طرح چھوڑ دیا گیا تو وہ تو مکمل طور پر بند اور تباہ ہو جائینگے تو لہذا اس کیلئے کیا حکومت کسی سپیشل پیسج کاراردہ رکھتی ہے تاکہ وہ روڈز دوبارہ Rehabilitate ہو سکیں جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: نہیں، اس میں جو ڈسٹرکٹ ناظم والا چکر تھانا، پتہ نہیں کہ وہ ختم ہوا ہے یا ختم نہیں ہوا، ایم اینڈ آر والا فنڈ؟

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، آئریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! وہ تو کب کا ختم ہو گیا ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، اب بھی شاید وہ پورا نہیں گیا۔

وزیر قانون: ابھی تک تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: یہ تو اس طرح ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی جی۔ یہ Last year تک تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ناظم اعلیٰ صاحب جو تھے، وہ دیا کرتے تھے ایم اینڈ آر کی سکیمیں، ابھی چونکہ محکمہ کے پاس یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا ڈی سی او کو کرنے کا اختیار ہو گا۔ اس سال جی ایم اینڈ آر میں پہلے کی نسبت کئی زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں، اس میں کافی Increase آیا ہے اور Exact تفصیلات ایبٹ آباد کے حوالے سے یا پھر ان کے Constituency کے حوالے سے تو ادھر محکمہ کے سینئر آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کو ان کے ساتھ پھر بٹھالو نگا اور انشاء اللہ ان کی تسلی کرینگے تاکہ ان کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایم اینڈ آر فنڈ ابھی ڈیپارٹمنٹ کو ملا ہے، ایکسیسٹن کو یا ڈی سی او کر رہا ہے؟

وزیر قانون: یہ ڈی سی او کے لیول پہ ہو گا جی، ہو گا ڈی سی او کے لیول پہ لیکن چونکہ فنڈز اس کو سی اینڈ ڈبلیو دیگا تو لہذا یہ معلومات دینے کیلئے کہ فنڈز میں کتنا Increase آیا ہے، وہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے کروادینگے اور

پھر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا جو ڈی سی او متعلقہ ہوگا، ان کی سکیمیں جو مناسب ہونگی تو انشاء اللہ وہ اس میں ڈالیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بات مجھے ذرا کلیئر کریں اور یہ میرا حلقہ ذرا چھوڑ دیں، یہ ایم اینڈ آر کا پیسہ یا تو ڈیپارٹمنٹ کے Disposal پہ آپ چھوڑیں، سی اینڈ ڈبلیو کے یا کسی محکمے، ڈی سی او صاحب کا تو کوئی رول ہی نہیں بنتا اس سارے پیسے کے اندر، نہ ہمیں پتہ چلتا ہے اور یا پھر پراونشل گورنمنٹ ایسا Set up بنائے کہ وہ ایم پی ایز اور حلقے کے لوگ، ہمارے ساتھ بیٹھیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہمارے حلقے میں کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے؟ آج تک ڈی سی او کا کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کے پاس کوئی فنڈ آتا ہے یا وہ پیسہ کہاں جاتا ہے؟ اتنا بڑا پیسہ دیا ہے، بڑی زیادتی ہے کہ یہ پیسہ ڈی سی او کے Disposal پر ڈالا جا رہا ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔ او درپرہ د دوئی سوال ہم خود دا د ایبت آباد متعلق دے، د دوئی سرہ بہ دغہ نہ وی گوری۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زہ منسٹر انچارج صاحب تہ دا ریکویسٹ کوم چہ آیا دے دا بنودلے شی چہ دا Maintenance Funds چہ دے، دا دیپارٹمنٹ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ او پبلک ورکس اینڈ سروسز تہ زیر تجویز وو؟ آیا دوئی دا فیصلہ او کرہ او پہ خومرہ ٹائم کبے بہ دا اوشی جی؟ پہ دے باندے باقاعدہ میتنگ شوے وو۔

جناب سپیکر: دا خو پکبے اوس فریش غوندے کوئسچن راغے، د دے جواب خو۔۔۔۔

وزیر قانون: دا فریش کوئسچن دے جی۔

جناب سپیکر: دا فریش کوئسچن دے، دا دے نہ شی درکولے۔

ملک قاسم خان خٹک: پہ دے باندے میتنگ شوے وو جی۔

جناب سپیکر: دے وخت کبے د دوئی سرہ دیتا نشتہ۔ زما پہ خیال Cover کولے شی جی۔

وزیر قانون: خبرہ اصل کبنے دا دہ چہ د دے ڊیتا نشته، تاسو فریش کوئسچن راولی، کہ وو ما بہ در کپے وو، ملک صاحب! تہ خو پہ مونہ ڊیر گران ئے۔ (تہقہہ) خو نشته، باقی عباسی صاحب کی جو تجاویز ہیں، یہ بالکل ہم محکمہ کے ساتھ ڈسکس کرتے ہیں اور اگر Prudent ہو تو انشاء اللہ محکمہ کرے گا اور اگر ڈی سی او جاری رکھے گا تو اس کی وجوہات بھی آپ کو بتا دیں گے کہ کیا وجہ ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: محمد زمین خان صاحب! سوال نمبر 629۔

* 629۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ورس اینڈ سروسز اراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کس پوچہ خیل ضلع ڊیر پائیں کی سڑک کیلئے گزشتہ دور حکومت میں رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ابھی تک نامکمل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سڑک کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اب تک اس پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؛

(ii) مذکورہ سڑک کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) مذکورہ سڑک کیلئے کل مبلغ 4.162 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور اب تک اس پر 12 لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ii) مذکورہ سڑک اے ڈی پی کے سیریل نمبر 380/60155 برائے سال 2009-10 میں شامل ہے اور اب تک محکمہ خزانہ نے فنڈز ریلیز نہیں کئے ہیں، اس وجہ سے سڑک پر کام نہیں ہو سکا، اگر مذکورہ فنڈز محکمہ خزانہ نے ریلیز کئے تو سڑک انشاء اللہ جون 2010ء تک مکمل کی جائی گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! دا کوئسچن چہ کلہ ما را ورے وو نو ہغہ وخت کبنے دغہ نہ وو او اس پرے کار شروع شوے دے۔ ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ د لودھی صاحب کوم سوال وو جی چہ Lapse شوے وو؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ابھی رہتا ہے جی۔

جناب سپیکر: کوئی رہتا ہے جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: ہاں جی، میرا سوال نمبر 630 ہے۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، لودھی صاحب! ایک منٹ۔ جاوید عباسی صاحب سوال نمبر 630۔

* 630۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ورس اینڈ سروسز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے 1994ء میں ایک نوٹیفیکیشن کے تحت روڈ انسپکٹرز/قلیوں کی آسامیاں ختم کی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کو ختم کرنے سے صوبہ سرحد کی بالعموم اور ایبٹ آباد کی بالخصوص تمام سڑکیں خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہیں؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ایم اینڈ آر فنڈ کی مد میں ایبٹ آباد کو 2000ء میں کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے بارشوں اور بر فباری سے کئی سڑکوں کی مرمت میں دشواریوں کا سامنا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت کب تک روڈ انسپکٹرز/قلیوں کی آسامیوں پر سے پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) ایم اینڈ آر فنڈ کا اجراء ضلع ایبٹ آباد کو کب تک کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ صوبائی کابینہ نے

1998ء میں ایک فیصلے کے تحت محکمہ تعمیرات اور محکمہ آبپاشی میں موجود تمام Road Gangs کی

آسامیاں بشمول قلی کو Dying Cadre قرار دیکر ان آسامیوں پر موجود لوگوں تک محدود

(Personal) قرار دیا گیا جن کی ریٹائرمنٹ کی صورت میں یہ آسامیاں خود بخود ختم تصور ہوگی اور ان پر

تعییناتی کو ممنوع قرار دیا گیا۔ چٹھی نمبر NO.BI/5-8/98-99/FD Dated Peshawar, 26th

July 1998 ملاحظہ ہو۔

(ب) جی ہاں، قلی کی آسامیاں فوتگی اور ریٹارمنٹ کی صورت میں ختم کی جاتی ہیں جس کی وجہ سے محکمہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس کے زیر نگرانی سڑکوں کی مرمت کے سلسلے میں اثر پڑا ہے۔

(ج) ایم اینڈ آر کی مد میں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے 2000ء میں -/22,25,732 روپے کی رقم خرچ کی گئی جس میں حلقہ پی ایف 48 ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کیلئے -/7,08,523 روپے کی رقم خرچ کی گئی۔

(د) (i) چونکہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور محکمہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس نے پی ڈیو ڈی لیبر یونین کے مطالبات فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے ہیں جس میں مذکورہ روڈ قلیوں کی آسامیوں کے معاملے کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ چٹھی نمبر NO.SOE-I/W&SD/24-58/2008 Dted Peshawar, the July 23rd 2008 ملاحظہ ہو۔

(ii) ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو پی ایف سی ایوارڈ کے تحت 10-2009 میں دس ملین روپے فنڈ ایم اینڈ آر کی مد میں مہیا کیا گیا جس کا ورک پلان ڈسٹرکٹ ناظم نے منظور کیا، تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بہت Important Question ہے اور یہ میرے اپنے علاقے یا صرف ایبٹ آباد سے نہیں بلکہ پورے صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔ جناب، آج جو پریشانی ہم دیکھ رہے ہیں اس کی صرف Main وجہ یہ ہے جناب سپیکر، کہ Traditionally طور پر ہوتا یہ تھا کہ جب روڈز بنائی جاتی تھیں تو روڈز کیلئے Gangs یا قلی جن کو کہتے تھے، وہ لگائے جاتے تھے، وہ روڈز کو دیکھتے تھے اور ٹھیک کرتے تھے مگر پچھلے کچھ سالوں سے یہ انہوں نے ختم کر دیئے۔ آپ دیکھیں کہ پورے صوبے میں یہ مسئلہ ہے، پورے صوبے کی روڈز میں اگر کوئی چھوٹی سی سلائیڈنگ ہو جائے، کہیں پر بھی Drainage اس کی بند ہو جائے یا روڈ کے اوپر کوئی چیز آجائے تو Look after کرنے والا کوئی نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہمارے پورے صوبے کی جو روڈز ہیں جس پر کروڑوں یا اربوں روپے ہر سال خرچ ہوتا ہے تو ان بندوں کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خراب ہو رہی ہیں اور شاید یہ قانون بنا دیا گیا تھا کہ جب یہ مر جائے گا تو Next آدمی اس سیٹ پر اپوائنٹ نہیں ہو سکتا۔ ہم چاہیں گے کہ اس معاملے پر آج سارے دوست بات کریں گے، ان کے بھی اپنے ضمنی کونسنسز ضرور ہونگے، ان کو دوبارہ تمام روڈز پر بحال کیا جائے تاکہ روڈز کا جو اصل معاملہ تھا، اس کو ہم جاری رکھ سکیں جناب سپیکر۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ملک قاسم خان۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منٹ جی، د ملک قاسم خان صاحب نہ پس تاسو۔ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دے بارہ کنبے د دے اسمبلیٰ پہ دے فلور باندے باقاعدہ Commitment شوے وو چہ روڈ قلی او باقاعدہ د ہغے Measurement چہ دومرہ بہ د یو یو قلی دغہ وی او د ہغے پہ بارہ کنبے فنانس منسٹیر پہ فلور باندے یقین دہانی ورکرمے وہ، پہ ہغے باندے خومرہ پیش رفت اوشو کہ اوسہ پورے نہ دے شوے؟ دا روڈ قلی چہ کوم ختم دی، دا پہ دے فلور باندے فیصلہ شوے وہ چہ دا بہ بیا مخے تہ پہ بجٹ کنبے وی او پہ پبلک ہلیتہ انجینئرنگ دیپارٹمنٹ کنبے اوشو او روڈ زقلیز Still پاتے دی۔ زہ د وزیر صاحب نہ دا پتہ کوم چہ پہ ہغے باندے خومرہ پورے پیش رفت شوے دے؟

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس کیلئے ہم Written Notice دے رہے ہیں تاکہ ہاؤس میں اس پر ڈیٹیل ڈسکشن ہو اور سارے ممبران اس میں حصہ لے سکیں۔

جناب سپیکر: یہ Written Notice نوٹس دے دیں، Written۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس پہ دے خو Written Notice نوٹس اوس راغے۔

جناب محمود عالم: جاوید عباسی کے ضمنی کونسلر میں میں ذرا بولنا چاہتا ہوں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس پر نوٹس آگیا جب ڈیٹیل ڈسکشن ہوگی تو اس میں آپ بالکل بولیں جی۔ قلندر خان

لودھی صاحب، سوال نمبر 599۔

* 599۔ حاجی قلندر خان لودھی: کیا وزیر لائیوسٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیوانات پر ظلم کے تدارک کیلئے قانون نافذ ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ قانون کے تحت درج شدہ کیسوں کی تعداد بتائی جائے، نیز سزا شدہ اور پینڈنگ کیسوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ وفاقی قوانین لائیو سٹاک ایکٹ 1890ء (ترمیم شدہ 1981ء) کے تحت حیوانات پر ظلم کے تدارک کیلئے (An Act for the Prevention of Cruelty to Animals) قانون موجود ہے جس میں حیوانات پر ہر قسم کے ظلم کی روک تھام کیلئے سزا کا قانون موجود ہے جس کی کاپی فراہم کی گئی جبکہ مزید ضمنی سوالات کے بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ:

1- 31-12-1991 تک صوبہ سرحد میں یہ ایکٹ لاگو تھا لیکن بعد میں اس ادارے کو چلانے کیلئے فنڈز مہیا نہیں تھے۔ بہ اس وجہ یہ ادارہ بند کیا گیا۔
 2- اس کا نغم البدل دوسرا ایکٹ لاگو نہیں کیا گیا ہے۔
 3- اس وقت یہ ادارہ بند ہے۔

4- یہ ادارہ وفاقی قوانین لائیو سٹاک ایکٹ 1890ء (ترمیم شدہ 1981ء) کے تحت قائم کیا گیا۔
 5- 31-12-1991 تک یہ ادارہ صوبہ سرحد میں کام کرتا رہا ہے، اس کے بعد یہ ادارہ بند کر دیا گیا ہے۔
 6- اس ادارے کا چیئر مین جناب ڈپٹی کمشنر پشاور ہوتا تھا، یہ ادارہ اس کی زیر نگرانی کام کر رہا تھا۔
 (ب) چونکہ یہ ادارہ یکم جنوری 1992ء کے بعد سے صوبہ سرحد میں بند کیا گیا ہے اسلئے اس سوال کا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، یہ بے زبانوں کا جو مسئلہ تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ آج 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہے، آپ کا دن ہے تو آپ کا دل جو چاہے لیکن اس کو Precedent نہ بنائیں کہ ہم روزانہ یہ Repeat کریں گے۔ جی، لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی سر، میں آپ کا مشکور ہوں، میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا، میں اس کو وہ نہیں بتاتا۔ جناب سپیکر، انہوں نے اس کا جواب بڑی ڈیٹیل سے دیا ہے اور اس کی Aid کے متعلق بھی انہوں نے

حساب لگایا ہے، کاپیاں لگائی ہیں، وہ میں نے پڑھی ہیں، بڑے اچھے طریقے سے محکمے نے جواب دیا ہے، لیکن اس میں جناب سپیکر، یہ جز نمبر 5 پر دیکھیں کہ ” 31-12-1991 تک یہ ادارہ صوبہ سرحد میں کام کرتا رہا ہے اور اس کے بعد یہ ادارہ بند کر دیا گیا“۔ جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ ”اس ادارے کا چیئرمین جناب ڈپٹی کمشنر پشاور ہوتا تھا، یہ ادارہ اس کی زیر نگرانی کام کر رہا تھا، اب یہ 1992 سے بند ہو گیا“۔ جناب سپیکر، یہ میری تجویز ہے اور میرا اس میں ضمنی یہ ہے آپ کے توسط سے کہ یہ یونین کو نسل لیول تک یہ لوگ مرغے لڑاتے ہیں، کتے لڑاتے ہیں، ان کے پاس یہ سانڈ ہیں، ان کو لڑاتے ہیں اور ان کے پاس یہ بھینس ہیں، یہ جانور ہیں اور جان رکھتے ہیں، ان سے وہ زخمی ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو مارتے ہیں اور انسان ان پر ہنستے ہیں۔ اس کے بعد یہ ہے کہ یہ لاغر جانور ہیں، تانگے کے آگے جو گھوڑا ہے، وہ گر رہا ہے، مر رہا ہے لیکن اس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ لاغر جانوروں پر وہ لوڈ ڈالا جا رہا ہے، اس پر لاد رہا ہے اور اس کو استعمال کر رہے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ کمشنر صاحب 1992ء تک تو کچھ دیکھتا تھا، کیا دیکھتا ہوگا، پورے صوبہ سرحد کو وہ کیسے دیکھ سکتا ہے؟ وہ سارے صوبے کو دیکھ سکتا ہوگا لیکن چلیں ایک ایکٹ تھا اور کچھ ادارہ تو تھا، اب بالکل یہ ختم ہو گیا، بند ہو گیا۔ ضمنی سوال میں میری یہ تجویز ہوگی کہ گورنمنٹ یونین لیول پر، میونسپل کمیٹی لیول پر، کمیٹی لیول پر یا کسی ادارے کے ذمے تو یہ کرے کہ کوئی ان کو Watch تو کرے کہ یہ بھی جان رکھنے والے ہیں اور ان کا بھی حساب پوچھا جائے گا جی۔ امید ہے کہ گورنمنٹ اس پر سنجیدہ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی ہدایت اللہ خان صاحب! دا لائیو ستاک بنائی چہ تا سو پہ دے باندے خہ رحم بہ کوئی کہ نہ جی؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): او۔ سپیکر صاحب! ڊیرہ مہربانی او شکر یہ۔ لودھی صاحب ڊیر بنہ سوال را ورے دے نو واقعی دہ چہ پہ خناورو باندے ظلم کول، د هغوی سره زیاتے کول یا خنگه چہ دوئی د چرگانو د لرائی مرائی خبره کوی نو دا ڊیره اهم خبره ده خو مونبره جی هغوی ته معذرت په اخر کبڼه دا کرے دے چہ چونکه د 1991ء پورے دا زمونږ سره موجود و او دا فنډنگ به فیډرل گورنمنټ کولو نو په دے وجه باندے هغه فنډ چونکه هغوی بند کړو نو زمونږ سره داسے خه Sources نشته دے چہ مونبره هغه جاری او ساتو او نور زمونږ په خپل

زرہ کنبے د هغوی سره ډیره همدری ده، د خناورو سره بلکه د هغه په باره کنبے مونږ ته بار بار حدیث هم مخے ته راغلی دی، د پیغمبر ﷺ ارشاد دے چه یره په هغوی باندے د بار برداری خیال ساتی، د هغوی د خوراک خیال ساتی بلکه داسے هم د یو بزرگ دغه دے چه یو جهنمی بنخه چه کوم وه، د هغه د پاره جهنم واجب شوی وو نو هغه په یو سپی د رحم د لاسه دغه ته لاره، د جنت مستحق او گر خیده۔ هغه خپله پیره راواغسته، کوهی ته ئے وربنکته کړه او هغه تیرے سپی ته ئے ابه ورکړے۔ بیا یو بنه نیکه او بنه بنخه د یو پیشو د لاسه د جهنم مستحق شوه، په دے وجه باندے چه هغه ترلے وه ویرے تیرے او په دے حالت هغه پیشو مړه شوه نو بار بار د دے د پاره دا تاکید مونږ ته کړے دے چه تاسو په دے باندے رحم کوئ او همیشه د پاره دوئ سره بنه سلوک کوئ حکه چه د هغوی خپله ژبه نشته چه ستا نه او غواړی، د هغوی د علاج معالجے د پاره، بلکه زه به پکنبے دا یو خبره زیاته کړم چه دلته کنبے د هغوی د پاره باقاعده یو هسپتال هم وو۔ پخوا خود تانگور وراج زیات وو، زمونږ دے کلوته به ټولے تانگے چلیدے، اوس دا سوزوکیان چه راغلل نو تقریباً تقریباً دے تانگے کمے کړے بلکه ورکے لانه دی خو کمے شوی نو په دے وجه چه کوم اسونه یا اسپے، په هغه باندے به ئے کار کولو یا کوم خچرے به د بار برداری کار کولو نو باقاعده د هغه د پاره هسپتال وو، په هغه هسپتال کنبے به د هغه علاج معالجہ کیده خو صرف د فنډ په وجه باندے نن مونږ ته دا مسئله ده۔ که زمونږه معزز ممبر لودهی صاحب دا غواړی بیا چه یره واقعی دا ضروری خبره ده بلکه زه خو دا محسوس کوم چه ډیره ضروری ده خو زمونږه مجبور یانے دی چه د فنډ خبره ده نو که دوئ د اسمبلئ نه دا پاس کول غواړی، دوئ د اسمبلئ نه پاس کړی، بیا به د هغه د پاره یو ذریعه د فنډ پیدا کړو انشاء الله نو مونږ به له خیره سره دا بیا ستاړت کړو او بیا به په بنه موثره طریقے مونږه د هغه تدارک کوو انشاء الله۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

570۔ محترم مہر سلطانہ: کیا وزیر امور حیوانات و امداد باہمی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت ڈائریکٹریٹ آف لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹریٹ کے ذریعے کروڑوں روپے کے پراجیکٹس مکمل کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ڈائریکٹریٹ کب قائم کیا گیا، اس سلسلے میں جاری شدہ نوٹیفیکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ڈائریکٹریٹ کے ذریعے جو پراجیکٹس مکمل کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے نیز مذکورہ پراجیکٹس سے عوام کو کیا کیا فائدے ہوئے ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا مذکورہ سنٹر میں تمام بھرتیاں قانون / میرٹ کی بنیادوں پر کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (ریسرچ ونگ) صوبہ سرحد کے تحت ڈائریکٹریٹ آف لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ ایک اہم شعبے کے طور پر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹریٹ کے ذریعے کروڑوں روپے کے پراجیکٹس مکمل کئے گئے ہیں۔

(ج) (i) مذکورہ ڈائریکٹریٹ لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ فارم سوڈیزئی پشاور، اینمیل پروڈکشن ڈویژن پشاور اور لائیو سٹاک ایکسپریمنٹل شیپ فارم جبہ ضلع مانسہرہ کو یکجا کر کے مالی سال 1986-87 میں قائم کیا گیا جبکہ فورٹائر فارمولہ کے مطابق ڈائریکٹر لائیو سٹاک ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ صوبہ سرحد کو گریڈ

19 سے گریڈ 20 کو اپ گریڈ کیا گیا۔ جاری شدہ نوٹیفیکیشن نمبر No.3003-08/Estt/DGAR

Dated 04-04-1998 اور No.FD(SR-1)/20-1/2007 Dated Peshawar,

1st April 2008 ملاحظہ ہوں۔

(ii) مذکورہ ڈائریکٹریٹ کے ذریعے جو پراجیکٹس مکمل کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) مذکورہ پراجیکٹس / سنٹر میں تمام بھرتیاں مروجہ قواعد و قوانین اور میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

739- سردار شمعون یار خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب میڈیکل کالج و کمپلیکس ہسپتال میں مختلف کیڈرز میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں، کن کن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتے کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔
سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ایوب میڈیکل کمپلیکس ایسٹ آباد میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران مختلف کیڈرز میں بھرتیاں باقاعدہ قواعد و ضوابط کے تحت متعلقہ کمیٹی کی سفارش پر کی گئی ہیں جس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

747- سردار شمعون یار خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب میڈیکل کالج و کمپلیکس ہسپتال میں چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ بنایا جا رہا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ چیف ایگزیکٹو نے اپنے طور پر موجودہ عمارت میں تعمیر و تبدیلیاں شروع کی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج و کمپلیکس میں پاور جنریشن لگانے کا کام شروع کیا گیا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ تعمیر کرنے کی کیا ضرورت محسوس کی گئی ہے؛

(ii) آیا موجودہ عمارت میں تعمیر و تبدیلیوں سے عوام کو سہولتیں میسر ہونگی یا ذاتی مفاد کی خاطر تعمیر و

تبدیلیاں کی جا رہی ہیں؛

(iii) مذکورہ کالج و کمپلیکس میں پاور جنریشن کا کام کیوں ادھورا چھوڑا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، بلکہ ایڈمن بلاک جس میں چیف ایگزیکٹو، ڈائریکٹر فنانس، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ، ریکارڈ کے دفاتر کے علاوہ ایک کانفرنس / سمپوزیم ہال موجود ہے جس کی باقاعدہ منظوری مینجمنٹہ کو نسل سے لی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں، بلکہ ہسپتال میں گنجائش کی کمی پوری کرنے کیلئے شعبہ جات کی سفارشات پر مزید گنجائش پیدا کی جا رہی ہے جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09/10 کا حصہ ہے۔ Renovation Improvement in AMC جس کا اے ڈی پی اور کوڈ نمبر 162/80175 ہے، اس کی لاگت 31.174 ملین روپے ہے۔

(ج) جی نہیں، بلکہ کالج و ہسپتال کی بڑھتی ہوئی بجلی کی مانگ اور اخراجات کو مد نظر رکھ کر مارکیٹ سے سستی اور معیاری بجلی بنانے والی فرموں سے تجاویز طلب کی ہیں جن کو حکومت کی منظوری کے بعد قابل بنایا جائیگا۔

(د) (i) جیسا کہ جز (الف) میں واضح کیا گیا ہے کہ چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ نہیں بنایا جا رہا بلکہ ایڈمن بلاک زیر تعمیر ہے جس میں چیف ایگزیکٹو کا دفتر، ڈائریکٹر فنانس اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ کے دفاتر اور پورے ہسپتال کا ریکارڈ روم ہوگا۔

(ii) ہسپتال کے اندر تمام تبدیلیاں متعلقہ شعبہ جات سے مشاورت اور عوام کے وسیع تر مفادات میں کی گئی ہیں۔ قبل ازیں لیبر روم ہسپتال کی دوسری منزل پر تھا جس سے مریضوں کو مشکلات درپیش تھیں، اب اسے گراؤنڈ فلور پر منتقل کیا گیا ہے، مریض اس سے بھرپور فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح فلٹر کلیننگ بھی عام مریضوں کو جنرل اوپی ڈی کی سہولت فراہم کرنے کیلئے سپیشلسٹ اوپی ڈی سے علیحدہ کی گئی جہاں پر متعلقہ اوپی ڈی کے کوالیفائیڈ ڈاکٹرز مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں جہاں لیبارٹری، ایکسرے والٹراساؤنڈ کی سہولیات موجود ہیں۔ اس فلٹر اوپی ڈی کی جگہ تین نئے آپریشن نیوروسرجری، یورالوجی اور ڈینٹسٹری جیسے اہم شعبوں کو ہفتہ میں ڈیڑھ دن اوٹی میسر تھی، مریضوں کو آپریشن کیلئے انتظار کرنا پڑتا تھا، اب ان شعبوں کو پورا ہفتہ اوٹی کی سہولت میسر ہوگی اور مریضوں کے بروقت آپریشنز ہونگے۔ اس طرح لیبارٹری کی سہولت بھی ایمر جنسی، سی سی یو اور آئی سی یو سے دور تھی، مریضوں کو مشکلات کا سامنا تھا، لیبارٹری اور بلڈ بینک کو

عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایمر جنسی کے قریب منتقل کیا گیا ہے، اب مریض اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مزید برآں لیبارٹری میں چند نئے جدید سپیشلائزڈ ٹیسٹوں کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ تمام تبدیلیوں میں عوام کی ضروریات کو مد نظر رکھا گیا ہے اور باہمی مشاورت کی پالیسی کو اپنایا گیا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں مجموعی مفاد کے حامل ہیں جنہیں باقاعدہ پریس کانفرنس اور اخبارات کے ذریعے اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مشتہر کیا گیا۔

(iii) قبل ازیں کالج و کمپلیکس میں پاور جنریشن کے متعلق کوئی سوچ و بچار نہیں کی گئی اور نہ ہی اس پر کوئی کام کیا گیا۔ انتظامیہ پاور جنریشن پر کام کر رہی ہے، اس کے متعلق نجی شعبے سے تجاویز مانگی گئی ہیں۔

602- محترمہ زر طا: کیا وزیر ورس اینڈ سروسز ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں اس وقت دو چیف انجینئرز تعینات ہیں اور دونوں ایک ہی نوعیت کے کام یعنی بلڈنگز اور روڈز کرتے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ایف ایچ اے کے زیر نگرانی سڑکوں پر Gang کا عملہ نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ پہلے یہ سڑکیں محکمہ کے ہر ضلعی ایکسیڈنٹ کے زیر نگرانی ہوتی تھیں جس کی وجہ سے سڑکوں کی حالت بہتر تھی، ٹی اے ڈی اے اور دیگر عملہ پر خرچ بھی نہیں آتا تھا;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا بلڈنگز اور روڈز کیلئے ایک چیف انجینئر کافی نہیں، جس کی وجہ سے خزانے پر بوجھ کم ہو جائے گا;

(ii) آیا حکومت سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کیلئے عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، دسمبر 2009 سے پہلے محکمہ ورس اینڈ سروسز میں صوبائی سطح پر ایک چیف انجینئر کام کر رہا تھا جبکہ اس وقت محکمہ سی اینڈ ڈیپو میں تین چیف انجینئرز تعینات ہیں:

(1) چیف انجینئر نار تھ برائے شمالی اضلاع

(2) چیف انجینئر سنٹر برائے پشاور اور جنوبی اضلاع

(3) چیف انجینئر سنٹرل ڈیزائن آفس (Central Design Office)

(ب) جی نہیں، ایف ایچ اے اپنے وسائل کے مطابق سڑکوں کی دیکھ بھال کرتی ہے اور سڑکوں کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) جی ہاں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صوبہ سرحد میں سڑکوں کی کل لمبائی تقریباً 24600 کلو میٹر ہے جس میں ایف ایچ اے کے ساتھ 2000 کلو میٹر روڈ ہے جس کی نگرانی مقامی انجینئرز تسلی بخش طریقے سے کرتے ہیں اور صوبائی ممبران اسمبلی بھی یہ سفارش کرتے ہیں کہ ان کی سڑکیں بھی ایف ایچ اے کے حوالے کی جائیں تاکہ ان کی دیکھ بھال صحیح طریقے سے ہو سکے۔

(د) (i) جس طرح جز (الف) میں ذکر کیا گیا ہے کہ بلڈنگز اور روڈز کیلئے بند و بستی علاقوں میں بجائے ایک چیف انجینئر کے تین چیف انجینئرز تعینات کئے گئے ہیں تاکہ محکمہ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔
(ii) ضلعی سڑکوں کی مرمت کیلئے Gang کا عملہ موجود ہے جو کہ سڑکوں کی دیکھ بھال کرتا ہے جبکہ ایف ایچ اے کی سڑکوں کی مرمت ٹھیکیداروں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: عنایت اللہ خان جدون صاحب 08-10-2010 تا 11-10-2010; راجہ فیصل زمان صاحب 07-10-2010 تا اختتام اجلاس، فیصل زمان صاحب تو آئے تھے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں آئے تھے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، سید مرید کاظم شاہ صاحب اور جناب منور خان ایڈوکیٹ 08-10-2010 کیلئے جبکہ محترمہ شازیہ طہماس صاحبہ نے 08-10-2010 تا 15-10-2010 تک رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

Hafiz Akhtar Ali: Point of order, Sir.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب اول، حافظ اختر علی صاحب اول۔

غیر رسمی کارروائی

مسجد رویش اور مدرسہ امداد العلوم پشاور میں سرچ آپریشن

حافظ اختر علی: ڀیره شکر ۛہ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو ٲہ وساطت سرہ د ایوان توجہ یو ڀیرے اہم او حساس مسئلے طرف تہ مبذول کول غوارم۔ دا زما لاس کبنے روزنامہ 'مشرق' دے او دیکبنے ڀیرے سرخی سرہ دا خبر راغلے دے چہ " مسجد رویش اور ملحقہ مدرسہ امداد العلوم میں سرچ آپریشن، تلاشی کے دوران پولیس کو کوئی دستگرد نہیں ملا، محاصرہ ختم کر کے مسجد و مدرسہ سے پولیس دستے ہٹائے گئے، آپریشن غلط فہمی کی بناء پر کیا گیا"۔ جناب سپیکر صاحب، دا یقیناً یو ڀیره افسوسناکہ او یو ڀیره انتہائی یعنی حساس مسئلہ دہ۔ دینی مدارس د قرآن او د سنت نشر و اشاعت کوی او د ہغے ترویج کوی او بیا دغہ دینی مدارس چہ ٲہ ہغے کبنے د انسانیت تعمیر کیری او دغہ دینی مدارس چہ ہغہ زمونہرہ معاشرے تہ عقائد، اعمال او اخلاق را کوی۔ جناب سپیکر صاحب، جامعہ امداد العلوم پشاور خو ٲخپلہ د دہشتگردی شکار شوے دہ، د دے یو عظیم ستر مشر، لوئے محدث، شیخ الحدیث مولانا حسن جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ چہ ہغہ دہشتگردو شہید کرے وو، ہغہ د دے شیخ الحدیث وو، نن ٲہ ہغہ مدرسہ باندے د سیکیورٹی فورسز، د پولیس او د ادارو چہا ٲہ او بیا دوہ خلور گھنٹے ہغہ ٲولہ مدرسہ، د ہغے تعلیمی نظام درہم برہم، د ہغے طلباء، د ہغے علماء، یقیناً د دے سرہ د مدرسے ساکھ انتہائی متاثرہ شوے دے۔ مونہرہ د دے واقعے ڀیر زیات مذمت کوؤ، دا ڀیره زیاتہ افسوسناکہ واقعہ دہ او مونہرہ د حکومت نہ مطالبہ کوؤ چہ ہغوی د دے واقعے صحیح انکوائری او کپی او د دے چہ کوم نقصان شوے دے، د ہغے دغہ د او کپی۔ زمونہرہ دا نور ملگری ہم ٲہ ہغے خہ خبرہ کول غواری، کہ تاسو مہربانی او کپی نو ڀیره مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: کہ دا مولر لیکلے رالیبرلے وے نو دا اوس یو ایشو، د گورنمنٹ
موقف بہ پرے واورو کنہ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! زہ پہ دے باندے خبرہ کول غواہ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب اول۔

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں وفاق المدارس العربیہ
پاکستان صوبہ سرحد کا ناظم ہوں۔۔۔۔۔

ایک آواز: خیبر پختونخوا۔

مفتی کفایت اللہ: خیبر پختونخوا کا اور ہم نے یہ پالیسی طے کی ہے کہ جب بھی دہشتگردی کے حوالے سے، یہ
طے ہوا تھا تو پھر ہم نے سیکیورٹی فورسز کو اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور الحمد للہ شرم الحمد للہ اس ملک کے
اندر صرف وفاق المدارس کے ساڑھے تیرہ ہزار رجسٹرڈ مدرسے ہیں اور سپیکر صاحب، آپ اس انکشاف
سے حیران ہو جائیں گے کہ اس کے اندر پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد بیس لاکھ ہے اور یہ تمام کے
تمام سرکاری امداد اور سرکاری خرچے کے بغیر ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ایک بہت بڑی این جی او ہے جو
امن اور جہالت کے خلاف ایک جہاد کے اندر لگے ہوئے ہیں اور بہت اچھا Concept ہے۔ اس کا آپ کو
اندازہ ہے کہ دینی مدرسہ اور مسلم معاشرہ یہ لازم و ملزوم ہیں، میں اس میں نہیں جاؤنگا بلکہ میں اس بات کو
سیکند کرنا چاہتا ہوں کہ جامعہ امداد العلوم یادریش مسجد خود دہشتگردی کا شکار ہے یعنی جب تمام جماعتیں اور
تمام پارٹیاں دہشتگردوں کے خلاف لڑ رہی تھیں تو اس وقت ہمارے فتوؤں کی ضرورت تھی اور اس وقت
فتویٰ دینا مشکل تھا اور میرے شیخ الحدیث جو وفاق المدارس کے نائب صدر تھے اور یہاں کے شیخ الحدیث
تھے، ممتاز عالم دین مولانا حسن جان صاحب نے جرات کے ساتھ وہ فتویٰ دیا کہ پاکستان کے اندر بندوق اٹھانا
جائز نہیں، یہ ایک جملہ نہیں تھا، یہ ایک اخلاقی، Moral تائید تھی اور شرعی طور پر ایک فتویٰ تھا جس کا ان کو
نقصان ہوا اور اس فتوے کی پاداش میں، میں ایک شیخ الحدیث اور علم کے ایک بہت بڑے پہاڑ سے محروم
ہو گیا ہوں لیکن میں آج حیران ہو جاتا ہوں کہ بغیر وجہ بتائے وہ آکر یہاں پر سرچ آپریشن کے نام پر مدرسے

کا تقدس پامال کرتے ہیں، مسجد کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری بھی داڑھی ہے، میری بھی پگڑی ہے، میں بھی مولوی کہلاتا ہوں اور جوان کے خلاف لڑتا ہے، وہ بھی داڑھی والا ہے، وہ بھی پگڑی والا ہے اور وہ بھی مولوی کہلاتا ہے، اب میں تو آپ کے ساتھ ایوان کے اندر بیٹھا ہوں، میں صوبے کے ایوان کے اندر بیٹھا ہوں، میں پارلیمنٹ میں بیٹھا ہوں، میں وفاقی کابینہ میں بیٹھا ہوں، اگر ریاست اس پر امن جدوجہد اور مسلح جدوجہد میں فرق نہیں کرے گی تو میں کس کے پاس جاؤنگا؟ میرے لئے یہ بات کہنا مشکل ہے، جب میں یہ بات کرتا ہوں تو وہ میرے صف کا آدمی ہے، وہ میرے کلاس روم کا آدمی ہے، میرے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ مولانا معراج الدین ہمارے سابقہ ایم این اے شہید ہو گئے، مولانا نور محمد سابق ایم این اے شہید ہو گئے اور میرے پاس ایک لمبی فہرست ہے لیکن میں کیا کروں، آپ بھی ہمیں ماریں، وہ بھی ہمیں ماریں تو ہم کہاں جائیں گے؟ ہم نے اپریل میں تیس ہزار علماء کو یہاں پشاور میں جمع کیا اور اس وقت جب یہ کرنا مشکل تھا، تیس ہزار علماء سے فتویٰ کے متعلق پوچھا گیا کہ جو لوگ اسلامی نظام کی بات کرتے ہیں کیا ان کو پاکستان کے ماحول میں بندوق اٹھانا جائز ہے؟ تو ایک الفاظ میں، بیک آواز تمام علماء نے یہ تائید کی ہے کہ پاکستان میں بندوق اٹھانا جائز نہیں ہے۔ ہم تو آپ کو شرعی مواد فراہم کر رہے تھے سیکورٹی فورسز کیلئے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر اس قسم کا مواد فراہم کرتے ہیں۔ ہم اپنے لوگوں کے اندر بدنام ہو چکے ہیں، وہ ہمیں مارنا چاہتے ہیں، وہ ہمیں منافق کہتے ہیں، اب اسمبلیوں سے نکل آنے کا کہتے ہیں کہ آپ جمہوریت سے نکلیں تاکہ ہماری جدوجہد کے اندر اور طاقت پیدا ہو جائے۔ جناب سپیکر، ہم ان کا بھی مقابلہ کرتے ہیں اور یہاں میں اپنے بچوں کیلئے بھیک مانگتا ہوں کہ جو بچہ پڑھتا ہے خدا کیلئے اس کو تنگ نہ کیا جائے، (آبدیدہ ہو کر) اس کو ڈسٹرب نہ کیا جائے اور اگر اس کو تنگ کیا جائے گا، اس کو ڈسٹرب کیا جائے گا تو پھر میں کہاں جاؤنگا؟ میں آئین پاکستان کی بات کرتا ہوں، میں آئین پاکستان کا خالق ہوں، میں جغرافیہ کی بات کرتا ہوں، میں پاکستان کے اداروں کا احترام کرتا ہوں، میں پاکستان کی جغرافیائی حدود کا احترام کرتا ہوں لیکن مجھے نہیں چھوڑا جا رہا، مجھ پر شک کیا جا رہا ہے، کب تک مجھ پر شک کیا جائے گا، میں کس کے پاس اپنا مقدمہ لے جاؤں؟ میرے پاس تو کوئی ایسا فورم نہیں ہے (آبدیدہ ہو کر) کہ میں مقدمہ لڑ جاؤں۔ میں بچوں کو دینی تعلیم دینا چاہتا ہوں، میرا بچہ دینی تعلیم پڑھتا

ہے تو اس کو مارا جاتا ہے، (تالیاں) شرم کی بات ہے، بہت زیادہ شرم کی بات ہے۔ میں آج حکومت کی طفل تسلیوں سے مطمئن نہیں ہونگا، جناب سپیکر! میں آج حکومت کی طفل تسلیوں سے مطمئن نہیں ہونگا۔ جناب سپیکر، اگر میرے مدرسے کا تقدس پامال رہا تو پھر میں مجبور ہو جاؤنگا، میں وہی کچھ کرونگا جو مجھے کرنا چاہیے، خدا کیلئے مجھے مجبور نہ کیا جائے۔ اگر آج شیخ حسن جان مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ محفوظ نہیں تو پھر حافظ اختر علی کا مدرسہ محفوظ نہیں، مفتی سید جانان کا مدرسہ محفوظ نہیں، مفتی کفایت اللہ کا مدرسہ محفوظ نہیں، امریکہ کے کہنے پر مولانا فضل الرحمان کا مدرسہ محفوظ نہیں، کیا امریکہ کے کہنے پر بچوں کو قرآن کی تعلیم دینے پر پابندی لگ جائیگی، کیا داڑھی پر پابندی لگ جائیگی، کیا پردے پر پابندی لگ جائیگی، کیا مدرسے پر پابندی لگ جائیگی؟ کیا مسجد پر پابندی لگ جائیگی؟ اگر یہ پابندیاں ہیں تو یہ ایوان نہیں رہیں گے، یہ اقتدار نہیں رہے گا، ہمیں خدا کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ یہ ایک مدرسہ نہیں ہے، یہ ایک ٹسٹ کیس ہے، اگر میرے مدرسے کا تقدس بحال نہ کیا گیا، اس کا آزالہ نہ کیا گیا تو پھر مجھے رونے دیجئے، احتجاج کرنے دیجئے، میرا حق ہے، اگر آپ تھپڑ مارتے ہیں تو رونا میرا حق ہے۔ میں عرض کرتا ہوں ایوان میں ان لوگوں کو جو اونچا سنتے ہیں، ایوان میں ان لوگوں کو جن کو دکھائی نہیں دیتا، ان لوگوں کو جو صرف اپنی بات سنتے ہیں۔

آء عند لیب ملکر کرے آہ و ذاریاں تو ہائے گل پکار اور میں چلاؤں ہائے دل
شکر یہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نگہت اور کرنی بی بی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، مفتی کفایت اللہ صاحب کے بعد اتنے مدلل انداز میں تو بات نہیں کر پاؤں گی لیکن جناب سپیکر صاحب، کل جو کچھ بھی ہوا، میں ذاتی طور پر اس کی مذمت کرتی ہوں کیونکہ وہاں پر ڈھائی سو بچے زیر تعلیم ہیں جو قرآن اور حدیث کی تعلیم لے رہے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، ہماری پولیس، ہماری سیکورٹی فورسز اور ہماری حکومت کے ساتھ ہم لوگوں نے، ہماری پارٹی نے ہمیشہ دہشت گردی کے خلاف باقاعدہ طور پر آواز اٹھائی ہے، اس کیلئے ہمارے لیڈران صاحبان پر حملے بھی ہوئے ہیں، ہم نے اپنی جانوں کی پرواہ بھی نہیں کی ہے اور ہم نے ہمیشہ ان دہشت

گردوں کو سفاک قاتل اور انسانیت کے قاتل کہہ کر پکارا ہے کہ جو انسانی جانوں کے قاتل بنتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، کل جو کچھ بھی ہوا، جس غلط فہمی کی بنیاد پر بھی ہوا تو میں حکومت سے یہ اپیل کروں گی کہ حکومت بے گناہ اور گناہگار لوگوں میں تمیز کرے کیونکہ یہی لوگ جن کو اگے گناہ تنگ کیا جائے تو یہی لوگ پھر بندوق اٹھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، سیکورٹی فورسز اور پولیس کو، آج چونکہ ہمارا خیبر پختونخوا اس سے زیادہ متاثر ہے، کو Well equipped کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کے پاس Latest information ہوتی ہیں جناب سپیکر صاحب، پھر ایسا Blunder کیسے ہو جاتا ہے کہ جہاں پر ڈھائی سو بچے قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان پر وہ چھاپہ مارے اور جا کر ہمارے مدرسے اور مسجد کے تقدس کو پامال کرے؟ جناب سپیکر صاحب، میں ذاتی طور پر دہشت گردی کے خلاف ہوں، میری پارٹی دہشت گردی کے خلاف ہے، دہشت گردوں کو ہم نے آخری دم تک نہیں چھوڑنا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، ہماری سیکورٹی فورسز، پولیس اور گورنمنٹ کو ان لوگوں میں فرق کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو ہیں، جن کو بے گناہ تنگ کیا جاتا ہے، وہ لوگ پھر بندوق اٹھانے پر مجبور ہو جائیں اور جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں کو جو قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کو تعلیم حاصل کرنے دیا جائے تاکہ وہ تو اس معاشرے کا ایک بہترین حصہ بن سکیں جناب سپیکر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب، لبر مختصر خبرہ او کپری نو بنہ بہ وی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٲول لبر مختصر خبرہ او کپری نو بنہ بہ وی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب چہ دا کوم جذبات دلته خیل او بنودل، دا زمونبرہ د ٲولو دی جی خو سر مسئلہ داسے دہ چہ مونبر لہ پکار دا دی چہ دا ڊسکشن خالی د مدرسو حد پورے نہ دغه کوؤ۔ مسئلہ داسے دہ چہ نن زمونبر د ماشومانو مستقبل پہ خطرہ کبنے دے جی۔ پرون زما دوہ سکولونہ پہ شیخانو یونین کونسل کبنے پہ ایوب خیلو کبنے او بیا پہ شیخانو کبنے یو Under construction سکول الوتے دے

جی۔ په دے میاشت کبڼے سلمان خیلو کبڼے جی په درے یونین کونسلز کبڼے یو د جینکو هائی سکول مونږه دے ځل ورکړے وو جی، هغه ئے په دے میاشت کبڼے، لس ورځے مخکڼے ئے والوزولو، یو ئے پرائمری سکول په ماشو خیلو کبڼے والوزولو، یو د ماشو خیلو سکول ئے والوزولو، دویم سلمان خیلو پرائمری سکول ئے والوزولو، خالی په مدرسو کبڼے زمونږه ماشومان دغه نه دی جی، زمونږ د ماشومانو هر چرته مستقبل په تیاره کبڼے دے، په شیخانو یونین کونسل کبڼے دا د سکولونو تباھی، دلته خو چها په اولگیده، هلته خود هغوی مستقبل بالکل تباہ شو، دلته مونږ سره فنډونه نشته، دلته مونږه په نورو عذابونو کبڼے مبتلا یو، د سیلاب د وجه نه، مخکڼے نه جی اوس د سیکوریتی پرابلمز دومره زیات شو چه بیا هغه کار شروع شو په پینښور کبڼے، دا کیپیتل دے جی، دے پینښور کبڼے، د صوبے په مرکز کبڼے سکولونه الوزیری لگیا دی دا څوک الوزی؟ دهشت گرد لگیا دی او مونږ څه نه کوؤ، په پینښور بنار کبڼے چه دیرش کلومیټره لرے نه دے جی او دا کیبری لگیا دے۔ پینځه سکولونه جی په دوو یونین کونسلو کبڼے د جینکو او د هلکانو چها په خوا اولگیده جی، د هغه به جی انشاء الله سزا هم ملاؤ شی خود دے ماشومانو د مستقبل به څه کوؤ؟ دا خو چه ترڅو پورے سکول جوړ نه شی نو د هغوی مستقبل په تیاره کبڼے شو جی۔ په ټول درے څلور یونین کونسلز کبڼے زما یو هائی سکول نشته دے جی، مخکڼے ځل مونږه اپ گریډ کړو، ورمو کړو، حال ئے دا وو چه هغه اوس داسے لکه چه چا ورباندے په میزائل باندے یا ئے پرے ډرون حمله کړی وی۔ سر، دا دهشت گردی او زمونږ د مستقبل څه پلاننگ شته دے او که نشته نو ادارے څه کوی؟ یو نه، دوه نه، پینځه سکولونه جی په لس ورځو کبڼے، اته ورځو کبڼے زمونږ په پینښور کبڼے والوتل جی۔ ما تاسو ته مخکڼے هم ریکویسټ کړے وو او اوس هم کوؤ چه دا خالی داسے نه ده چه دا د مذهب خبره ده، دا د مذهب نه ده، مونږه ټول الحمد لله مسلمانان یو، ټول پښتانه یو او Irrespective of political affiliation مونږه په دیکبڼے درد پړو۔ مونږ که دینی تعلیم غواړو، که دنیاوی تعلیم غواړو نو نن مونږه څوک نه پریردی او مونږه داسے ناست یو او په دے باندے څه کولے نه شو نو مهربانی، زه غواړمه جی چه دا شے پوره ډسکشن ته

تاسو پریبرڈی، پھ لاء اینڈ آرڈر باندے او مونبرہ غوارو چہ دے خہ علاج
را اوخی جی۔ دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی جناب عباسی صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! دا پوائنٹ آف آرڈر
دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادریرہ، دے وختی راسے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا د زرہ براس ہم ویستل دی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا پوائنٹ آف آرڈر دے، د سکشن دے کہ ایڈ
جرمنٹ موشن دے، دا خہ شے دے؟ پوائنٹ آف آرڈر تاسو رولز کنبے او گوری،
پوائنٹ آف آرڈر کنبے دا نہ دی چہ دا دومرہ خبرے پرے اوشی یا خوبیا پکار دہ
چہ د سکشن د پارہ پرے ورخ کیردئی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ بھڑاس کی بھی بات، یہ بھڑاس کی بات نہیں ہے جناب سپیکر، یہ
بہت اہم بات تھی جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر ایسا کریں کہ نوٹس دے دیں تاکہ اس کو ڈسکشن کیلئے Enter کریں، کیوں پیر
صاحب؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ سیکورٹی ایجنسیاں جو گئی ہیں، جو Raid کیا ہے، انہوں نے جو پامالی
کی ہے، انہوں نے خود کہا ہے کہ غلط فہمی کی بنیاد پر یہ کام ہم نے کیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہاں کوئی
دہشت گرد نہیں تھا۔ اب ایک Incident کو ہم سارے Incident کے ساتھ اگر ملائیں گے، جس طرح
ثاقب اللہ چمکنی صاحب کہہ رہے تھے تو سکولوں کا ہم نے قطعاً، اس کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن جن
Law Enforcement Agencies نے جا کر مسجد کا، مسجد درویش میں جا کر وہ Enter ہوئیں جس
طریقے سے اور اس کی عزت کو انہوں نے پامال کیا ہے تو ہم سب ملکر اس کی شدید مذمت کرتے ہیں، یہ کوئی
بات نہیں ہو سکتی کہ ہم ایک Pretext پر ان کو اجازت دے دیں، Law Enforcement

Agencies کو کہ وہ جہاں چاہے داخل ہو جائیں، اگر انہوں نے زیادتی کی ہے۔ اگر وہاں کوئی دہشت گرد نہیں تھا، معصوم بچوں کی پڑھائی ہو رہی تھی اور انہوں نے درویش مسجد کی اگر عزت کو پامال کیا ہے تو ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جو لوگ وہاں Enter ہوئے ہیں اور جن کے کہنے پر گئے ہیں، ان کا سخت سے سخت حساب کیا جائے اور ہاؤس میں بتایا جائے اور ان کے اوپر سخت ایکشن ہونا چاہیے۔ (تالیاں) اس طرح جناب سپیکر، اگر ہم چھوڑ دینگے کہ یہ دہشت گرد ہیں تو کل اسمبلی میں بھی آکر کہیں گے کہ یہاں دہشت گرد بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو بھی پکڑنا شروع کر دینگے۔ جناب سپیکر، یہ تو کل ایم پی اے ہاسٹل میں بھی کہیں گے کہ وہاں دہشت گرد بیٹھے ہیں، ان پر بھی چھاپے ماریں گے۔ جناب سپیکر، اس طرح تو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! اگر آپ کو وہاں دہشت گرد کا پتہ چلے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، اس کے بعد۔

جناب محمد جاوید عباسی: ضرور ماریں لیکن اگر سچائی پر مبنی ہو تو مارنا چاہیے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ اس کے بعد بات کریں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: لہذا جناب سپیکر، اس Incident کو دوسرے Incident کے ساتھ نہ ملایا جائے، یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے، بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بھی اٹھ کر کہیں گے کہ اس زیادتی میں جو لوگ بھی ملوث ہونگے، ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹریڈر شیخ سے جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دالزیو دوہ خبر ہے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سر! زما یو خبرہ خو واورئ کنہ۔

جناب سپیکر: نہ، دے پوائنٹ آف آرڈر نہ خوتاسو لوئے دیبیت ساز کچرو۔ یا تو اس کو موشن میں لے آئیں تاکہ میں سب کو موقع دوں، موشن لے آئیں تاکہ میں Monday کو، آنے والے دن کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: تو ٹھیک ہے، موشن لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: موشن لے آئیں۔ بیٹھ جائیں، اب سارے بیٹھ جائیں۔ ----Is it the

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہس جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دوئی خو خپلے خبرے تہلے او کرے، د حکومت خبرے خو ہم

تاسو و اورئ کنہ، دا بہ سبا پہ اخبار و نو کبے Lead لگی نو دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو ما خو تاسو تہ فلور در کرو، تہ نہ وایے نو دا سے چہ یو یو پا خیرئ۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دوئی خپلے خبرے او کرے او بیا خئی نو دا خو

خہ طریقہ نہ شوہ۔

(شور)

جناب سپیکر: اوس د دوئی جواب خو و اورئ کنہ۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): جواب و اورئ، جواب و اورئ نو بیا خبرہ او کرئ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: نہ جواب خوبہ اورئ کنہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بس خئی د کنہ جی، دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دا غیر جمہوری طریقے باندے تاسو واک آؤت کوئ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر جمعیت علمائے اسلام (ف) کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر وولنگ تو آپ نے دینی ہے تو واک آؤٹ کیسے

کر رہے ہیں؟ وہ تو پوائنٹ آف آرڈر تھا تو پوائنٹ آف آرڈر پر تو وولنگ آپ نے دینی ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے باتیں کی ہیں، اب ہماری بات بھی سنیں نا، یہ تو بات نہ ہوئی کہ بات کہہ کر ہم بھاگ جاتے ہیں جی، یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، تو آپ بولیں نا، میں نے تو آپ کو موقع دیا تو آپ نے دوسرا اٹھا دیا تو لمبا کرتے جا رہے ہو نا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، وہ دیکھیں کہ وہاں سے دس آدمیوں نے بات کی ہے، اگر یہاں سے دو آدمی بات کر لیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا، ان کا بھی اپنا ایک نکتہ نظر تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بتائیں جی، گورنمنٹ کا موقف بتائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، انہوں نے جو باتیں کی ہیں، اب میں کیا کروں، اب وہ کھڑے ہو گئے، اب آپ بتائیں میں کیا کروں؟

سید محمد صابر شاہ: دس منٹ سے کھڑا ہوں، کونسی قیامت آگئی ہے، اگر دو باتیں ہم سب کر لیتے ہیں تو آپ کا بھی مسئلہ حل ہوتا ہے۔ ایک چیز یہ ہم احتجاج ریکارڈ کرتے ہیں تو بات ختم ہو جاتی ہے، حکومت کیوں ایک مسئلے کو مزید اس حد تک آگے لے جاتی ہے کہ وہ خود حکومت کیلئے مسئلہ بنے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا فلور تا سو ما تہ را کرو کہ دوئی تہ؟

سید محمد صابر شاہ: دو چار منٹ، ٹھیک ہے یہ آپ کی حکومت ہے، آپ کا ایوان ہے، آپ بولیں، دن رات بولیں لیکن دو منٹ ہمیں بھی دے دیں۔

(تہقہہ)

جناب سپیکر: بسم اللہ پیر صاحب۔ (تہقہہ) بسم اللہ پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہ مسئلہ اس وقت انتہائی اہم مسئلہ ہے جس سے نہ صرف ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا بلکہ پورا پاکستان ان مسائل سے دوچار ہے۔ ہمیں حکومت کی سطح پر جس طرح چمکنی صاحب نے بھی فرمایا کہ ہمارے سکولز اڑائے جا رہے ہیں، دوسری طرف مدارس کے اندر، دیکھیں جی مسجد اور مدرسے کا اپنا ایک تقدس ہے، چاہے جس مسلک سے ہمارا تعلق ہو، جس جماعت سے ہمارا تعلق ہو، اس بات پہ کسی کو اختلاف نہیں ہے، چاہے جہاں بھی مسجد ہے، جہاں مدرسہ ہے تو اس کا اپنا تشخص ہے، اس

کا اپنا تقدس ہے اور ہمیں اس کے اس تشخص اور اس تقدس کا ہر لمحے پہ خیال رکھنا چاہیے۔ آج اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو دہشت گردی ہو رہی ہے، اس کے اندر حکومت کی سطح پہ، عوامی سطح پہ اور جماعتی سطح پہ اس بات کی یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ دہشت گردی کے خلاف ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے لیکن میں اپنے اداروں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ دیکھیں، ایک مسجد اور ایک مدرسہ کی جب آپ کے پاس ایک انفارمیشن بھی ہوتی ہے لیکن آپ کو اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ اس مسجد کے ساتھ، اس مدرسہ کے ساتھ بطور مسلمان ہمارا ایک جذباتی تعلق ہے، ایک جذباتی وابستگی ہے اور اس کو ہم اسمبلی کے رولز اور ریگولیشنز کے پیمانے میں نہیں ناپ سکتے، ہم پر جب بطور مسلمان ایک ایسا لمحہ آتا ہے تو وہاں پر ہم نہ رولز کو خاطر میں لاتے ہیں، نہ ہم کسی اصول کو خاطر میں لاتے ہیں۔ جہاں ہمارے دین کی، ہمارے قرآن کی، ہمارے مذہب کے تقدس کی بات سامنے آتی ہے تو اس کیلئے پھر ہمیں یہ بھی نہیں دیکھنا پڑتا کہ کون کس مکتبہ فکر سے اس کا تعلق ہے کیونکہ سب کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان ہے، قرآن ہمارا ایک ہے اور ان مدارس کے اندر جو دین کی تعلیم دی جا رہی ہے، ہمیں افسوس ہے کہ اس دور کے اندر جس طرح سے حالات پیدا ہو رہے ہیں، ان میں ہمارے ان اداروں کے تقدس کو جان بوجھ کر مجروح کرنے کی کوشش ہو رہی ہے تو حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر اسلام کو بدنام کرنے، اسلام سے وابستہ ان اداروں کو بدنام کرنے کیلئے اگر ایک منظم سازش اندرونی طور پر بھی اور بین الاقوامی سطح پر بھی اگر ایک سازش ہو رہی ہے کہ کس طرح سے اسلام پر عمل کرنے والے مسلمان، دین کے راستے پر چلنے والے ان لوگوں کو اس طرح بدنام کر دیا جائے کہ ساری دنیا کیلئے اسلام کے قریب جانا جو ہے، وہ ایک شجر ممنوعہ بن جائے۔ ایسی صورت میں بڑی حساسیت کی بات ہے کہ حکومت کے ادارے اور میں خود اپنی جماعتوں سے بھی گزارش کرونگا، میں اپنی دینی اور مذہبی جماعتوں سے بھی گزارش کرونگا اور میں یہ بر ملا کہنا چاہتا ہوں کہ چاہے ہماری سیاسی جماعتیں ہوں، چاہے ہماری دینی جماعتیں ہوں، چاہے حکومت ہو، حکومت بڑی قیمت ادا کر رہی ہے، آپ کے پولیس کے بڑے بڑے اور اچھے اچھے آفیسرز آج مر رہے ہیں، شہید ہو رہے ہیں، جگہ جگہ دھماکے ہو رہے ہیں لیکن حکومت کی سطح پر جو حکومت کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو، تمام مکاتب فکر اور

مختلف سوچ رکھنے والوں کو لیکر، بٹھا کر موجودہ حالات کے تقاضے میں کوئی لائحہ عمل اختیار کرے کہ جس سے ہم سمجھ رہے ہیں کہ حکومت بالکل عاری ہے، حکومت اس سلسلے میں بالکل سنجیدہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب، ارباب ایوب جان صاحب، ارباب ایوب جان صاحب! آپ اور جاوید عباسی صاحب جائیں اور ان کو لے آئیں۔

سید محمد صابر شاہ: یہ جو واقعہ ہوا ہے، اس واقعے کی ہم بالکل مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مسجد، منبر اور محراب کا تقدس جو ہے، ہر حال میں اس کو تحفظ ملنا چاہیے کیونکہ یہ پاکستان ہے اور یہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی بنیاد پر بنا ہے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ لودھی صاحب! آپ بھی جائیں اور لے آئیں ذرا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! دا دومرہ لوئے لوئے تقریر و نہ مونبرہ و اوریدل نو لبر مونبرہ تہ ہم تائم راکرئی چہ لبرہ خبرہ اوکرو۔

جناب سپیکر: تا سولہ خو خامخا، او دریرہ چہ دا استاذان راشی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خیر دے، ہغوی بہ راخی کہ نہ راخی، د ہغوی خپلہ خوبنہ دہ۔

جناب سپیکر: خہ بسم اللہ کرئی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: سر! ان کو تو بلا لیں ناسر۔

جناب سپیکر: وہ لارہے ہیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: سر! میں بھی ان کے پیچھے جاتا ہوں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ذرا بیٹھیں نا آپ، پلیز آپ بیٹھیں نا، بس اتنی باتیں آپ نے کی ہیں تو اب آپ سٹیں۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): وہاں پر مائیک لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ چلے گئے، وہ چلے گئے، لارہے ہیں جی، میں نے بھیج دیا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ کا شکر گزار ہوں جی۔ سپیکر صاحب، دیکھیں اس کا جواب بھی نہیں ہونا چاہیے مگر چونکہ پولیٹیکل مسئلہ انہوں نے بنا دیا ہے، ایک ایسی بات کو جو کہ لاء اینڈ آرڈر سٹیجیشن سے تعلق رکھتی ہے۔ سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے یہ کہتا ہوں کہ مسجد درویش کے جو بہت بڑے عالم تھے، مفکر تھے اور میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس دور کے ولی تھے، مولانا حسن جان صاحب اور ان کو شہید کیا گیا، یہ دہشتگردی ہے اور ان کے ہی زمانے میں جب ایم ایم اے کی حکومت تھی اور ان کے ہی وہ لوگ تھے، ان کی پارٹی کے ہی بہت بڑے عالم تھے اور ان کو شہید کیا گیا، اس وقت بھی ہم نے اسمبلی میں بڑا احتجاج کیا اور اس کیلئے ہم نے جدوجہد بھی کی۔ سپیکر صاحب، بد قسمتی یہ ہے، یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے مدارس خدا کے فضل سے بہت اہم کام انجام دے رہے ہیں، وہ لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں، تربیت دے رہے ہیں، اسلام اور قرآن کریم اور حدیث شریف ان کو بتا رہے ہیں اور ان کے ساتھ یہ بھی کر رہے ہیں کہ یہ غریب لوگ جو کہ سکولوں میں اپنے خرچے برداشت نہیں کر سکتے تو وہاں ان کو Free boarding and lodging بھی دی جاتی ہے۔ ہم مدارس کا احترام کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی میں کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی بات ہو، مولانا صاحب نے تو بڑے جذباتی انداز میں کچھ باتیں کیں اور آنسو بھی بہائے، میں ان کا شکر گزار ہوں اور جتنے ان کے جذبات ہیں تو اس طرح ہمارے بھی جذبات ہیں، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہماری پختون قوم جو ہے، وہ پاکستان میں تو کیا کہ دنیا میں سب سے زیادہ جو مسلمان اسلام سے محبت کرنے والے ہیں تو وہ پختون قوم ہے۔ اگر آپ جا کر دیکھیں تو یہ ریونیونڈ پنجاب میں ایک سنٹر ہے مگر وہاں جا کر دیکھیں جب اجتماع ہوتا ہے تو میجرٹی پختونوں کی ہوتی ہے، پنجاب میں وہاں پنجاب کے لوگوں کی نہیں ہوتی۔ کہیں بھی جا کر دیکھ لیں تو پختون اسلام کا احترام کرتے ہیں اور جو اسلام سے محبت کرتا ہے تو وہ صرف پختون قوم ہے اور کوئی بھی نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے ہم سب مسلمان ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں سپیکر صاحب، کہ یہ دہشتگردی کا دور ہے، میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے جو اتنی بڑی بڑی تقریریں کی ہیں تو کتنے لوگ اب دہشتگردی میں مدارس سے بھی پکڑے گئے ہیں؟ آپ کے علم میں ہوگا کہ وہ اخباروں میں آیا تھا کہ بینظیر بھٹو شہید کیلئے جو پلاننگ تھی، وہ فلاں مدرسے میں ہوئی تھی، میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا۔ اب اگر وہاں کوئی گیا ہے تو انہوں نے خدا نخواستہ کسی کی بھی کوئی بے حرمتی نہیں کی، نہ کسی کے ساتھ زیادتی کی بلکہ

معلومات حاصل کیں اور معلومات حاصل کر کے واپس آگئے، نہ خدا نخواستہ کسی سے بد تمیزی کی گئی اور اگر کوئی یہ کہہ دے کہ کسی سے بد تمیزی کی گئی ہے تو ہم ذمہ دار ہیں۔ اب اگر کسی کو اطلاع ہو کہ فلاں جگہ پر، اب وہ کہتا ہے جی کہ کل ایم پی اے ہاسٹل میں کریں، ایم پی ہاسٹل میں پتہ چلے اور اطلاع ہے کہ وہاں دہشتگرد ہے تو ضرور جائیں گے، یہ تو جنگی حالات ہیں، یہ تو کوئی Normal حالات نہیں ہیں کہ آپ خواہ مخواہ اس کے، تو یہ میں دعوے سے کہتا ہوں اور میں اب ہر جگہ یہ کہتا ہوں کہ اس وقت Unannounced World War third جو ہے، وہ ہمارے اس علاقے میں لڑی جا رہی ہے۔ وہاں نیٹو فور سز ساری موجود ہیں، ایران موجود ہے، افغانستان میں روس Involve ہے، پاکستان میں پراہلم ہے، ساری دنیا کی فوجیں وہاں پر موجود ہیں تو یہ تو اب ہم Unannounced World War لڑ رہے ہیں۔ اس میں ہمارے کتنے لوگ شہید ہوئے ہیں، میرے دو ایم پی اے دوست شہید ہوئے ہیں، چار ساڑھے چار سو در کرز شہید ہوئے ہیں اور خالی وہ وہاں کی معلومات کے باعث چلے گئے تو اس سے کونسی ایسی تباہی آگئی؟ اگر کل میرے گھر میں کسی کو معلومات ہوں کہ وہاں پر کوئی دہشتگرد ہے تو بے شک ان کو حق حاصل ہے کہ وہ آئے اور اس کیلئے اتنی بڑی، میں کہتا ہوں مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب میرے بزرگ ہیں، کبھی تو انہوں نے آنسو نہیں بہائے یہاں کھڑے ہو کر، ہمارے اس کیلئے جب ہمارا ایک بہت بڑا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر جمعیت علمائے اسلام (ف) کے ارکان مفتی کفایت اللہ، مفتی سید جانان، حافظ اختر علی، ملک قاسم خان خٹک، جناب شاہ حسین خان اور محترمہ زرگھس ثمنین واک آؤٹ ختم کر کے واپس آگئے)

سینیئر وزیر (بلدیات): پولیس کا جنرل، یہاں پر جو ایک پولیس جرنیل تھا، وہ یہاں شہید ہوا ہے تو انہوں نے تو آنسو ان کیلئے نہیں بہائے، انہوں نے تو ان کیلئے آنسو نہیں بہائے کہ جہاں پہ میرا ایم پی اے بیٹھا تھا، ان کا ساتھی تھا، ان کیلئے تو آنسو نہیں بہائے، میرے دوسرے ایم پی اے صاحب کے بھائی بیٹھے ہیں اور جو ایم پی اے شہید ہوا تھا تو ان کیلئے تو انہوں نے آنسو نہیں بہائے اور خالی اس بات پر آنسو بہا دیئے یہ تاثر دینے کیلئے کہ ہم کوئی زیادتی کر رہے ہیں؟ نہیں، سپیکر صاحب! ایسی بات نہیں ہے، ہم مدرسے کا جتنا زیادہ احترام کرتے ہیں اتنا یہ نہیں کرتے مگر یہ صرف اس بات کو Politicize کرنا اور اس کو ایک ایسے طریقے سے

پیش کرنا کہ ظلم ہو گیا اور زیادتی ہو گئی ہے، خدا نخواستہ کسی کو اننگلی بھی لگائی گئی ہو تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اب اس چیز کو اس طریقے سے تاثر دینا اور پھر پریس کے لوگوں کو یہ تاثر دینا کہ حکومت نے بہت بڑا ظلم کر دیا ہے۔ سپیکر صاحب، آپ کو تاریخ یاد ہو گی کہ اب تو خانہ کعبہ میں فوج لگئی ہے، خانہ کعبہ کے اندر جا کر انہوں نے لوگوں کو مارا ہے، خانہ کعبہ سے تو بڑی جگہ کوئی بھی نہیں ہے، تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہر ایک چیز کو Politicize نہ کیا جائے۔ یہ ہمارے اتنے پرابلمز ہیں کیونکہ ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں اور مولانا صاحب نے کبھی کھڑے ہو کر یہاں آنسو بہائے ہیں کہ ہمارے چار سو لوگ شہید ہوئے ہیں؟ انہوں نے کھڑے ہو کر آنسو بہائے ہیں کہ ہمارے بچپن لوگ ایک جلسے میں Blast ہو کر، میرے ساتھی جو شہید ہوئے ہیں ان کیلئے کبھی آنسو بہائے ہیں؟ سپیکر صاحب، میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ سراسر جذباتی بات ہے، اسلام کیلئے ہمارے جذبات ہیں، اسلام اور قرآن کیلئے ہمارے جذبات ہیں، اس کو اس طرح سے ٹھیس نہ پہنچایا جائے جس طرح یہ بات کر کے لوگوں میں غلط تاثر پیش کیا جاتا ہے، تو سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ ایک تو پوائنٹ آف آرڈر تھا جس کیلئے ضروری بھی نہیں تھا کہ ہم اس کیلئے جواب دیتے مگر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کیونکہ اخبارات میں یہ باتیں آئیگی تو ہمارے جذبات بھی چاہیے، حکومت کے جذبات بھی اخباروں میں آنے چاہیے اور یہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں، تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا خہ خبرہ ده چہ زہ خبرہ کوم نو بیا دوئ پاخی۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو کب نینئ۔

تحریر استحقاق

Mr. Speaker: Muhammad Zamin Khan. Muhammad Zamin Khan Advocate, to please move his privilege motion No. 114 in the House.

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: کنبینئی جی۔

جناب محمد زین خان: ڊیرہ مہربانی جناب سپیکر، شکریہ جی۔

جناب نصیر محمد میدادخیل: زہ جی یوہ خبرہ کومہ، بس یو منٹ۔

جناب سپیکر: یار بس دے کنہ جی، نصیر محمد خان! دھر خیز یو حد وی۔

جناب نصیر محمد میدادخیل: دا بلہ یوہ خبرہ دہ جی۔

جناب سپیکر: ڇہ بس اوس کنبینئی جی، ددہ نہ پس، ہغہ تہ مے فلور ور کھرو۔

جناب محمد زین خان: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ

حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے میرے حلقہ نیابت میں اوڈیگرام اشٹاڑی گوٹ کے مقام پر ایک پل

مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا جس کی بحالی کیلئے میں نے سرتوڑ کوشش کی اور متعلقہ حکام سے بار بار رابطہ بھی کیا

جس کے نتیجے میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے منسلک خط کے ذریعے مجھے آگاہ کیا کہ مذکورہ پل کی دوبارہ تعمیر کیلئے

Consultant کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جس کے مطابق پل تعمیر کیا جائے گا، تاہم میری درخواست پر

صوبائی حکومت سٹیبل بریج یا سپینشن بریج کی تنصیب کیلئے اقدامات اٹھائے گی۔ بعد ازاں میں ایک نجی

دورے پر بیرونی ملک گیا ہوا تھا جہاں پر مجھے معلوم ہوا کہ میری غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور سینیٹر

زاہد خان صاحب مذکورہ پل کا کریڈٹ اپنے سر کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لہذا میں نے وہاں سے ایکسپین

سی اینڈ ڈبلیو لوئر ڈیر سے میری واپسی کے بعد مذکورہ پل کا افتتاح بروز اتوار مورخہ 19-09-2010 مقرر

کرنے کی بات کی جس پر انہوں نے کہا کہ پیر کے دن سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ میری میٹنگ ہے لہذا

وہاں پر ملکر افتتاح کا پروگرام بنائیں گے لیکن مجھے دھوکہ میں رکھ کر اتوار کے دن یعنی مورخہ 19-09-

2010 کو مذکورہ پبل کا افتتاح سینیٹر زاہد خان صاحب کے بھائی، جو کہ ایک غیر منتخب شخص ہے، نے کر دیا ہے جس پر میں نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے رابطہ کیا جنہوں نے مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا بلکہ میرے ساتھ غلط بیانی کی اور نامناسب رویہ اختیار کیا۔ بعد ازاں میرے اسرار پر سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے متعلقہ ایکسیشن کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ Coordinate کر کے افتتاح کا پروگرام بنائیں۔ اسی دن شام کو ایکسیشن سی اینڈ ڈبلیو لوئر دیر نے میرے ساتھ رابطہ کر کے افتتاح کا پروگرام بنایا۔ میں نے ایکسیشن کے پر زور اسرار پر جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ افتتاح کا پروگرام بنا کر سینکڑوں معززین علاقہ کو موقع پر مدعو کیا لیکن عین وقت پر مذکورہ ایکسیشن نے مجھے کہا کہ سیکرٹری صاحب نے انہیں مذکورہ پبل کے افتتاح کیلئے جانے سے روکا ہے اور نہیں جاسکتے، لہذا سیکرٹری و ایکسیشن سی اینڈ ڈبلیو کے اس مذکورہ رویوں سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ ایک طرف تو دونوں صاحبان نے غلط بیانی کی اور دوسری طرف سینکڑوں معززین علاقہ مقررہ وقت پر اکٹھے ہوئے لیکن ایکسیشن سی اینڈ ڈبلیو کے نہ آنے پر علاقے کے عوام کی نظروں میں میری تحقیر کی گئی۔ مزید برآں تعمیر چونکہ صوبائی خزانہ سے ہو رہا ہے جس پر بحیثیت متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی میرا استحقاق بنتا ہے۔ درج بالا اقدامات کی وجہ سے میرے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ میں مذکورہ پبل کی تعمیر میں رکاوٹ بن رہا ہوں جبکہ میں نے اس کی تعمیر کیلئے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی ہے، لہذا اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔"

جناب سپیکر، دایو ڈیر اہم پل دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ہاؤس کی طرف سے جناب ارباب عالمگیر خان، فیڈرل وزیر کمیونیکیشن کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جی، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، دایو ڈیر اہم پل دے او داپل نہ صرف زما د حلقے خلق استعمالی بلکہ پہ دے باندمے تقریباً نیم دیر چہ ہغہ د محمود زیب خان حلقہ ہم دہ او پہ ہغے د ملک حیات حلقہ ہم راعی، ہغہ ہم داپل Cater کوی خو د بد قسمتی نہ د دے تیر سیلاب پہ وجہ باندمے دا سیلاب یورو او خلقو تہ دیر زیات مشکلات دی، تر اوسہ پورے او چہ خنگہ داپل یورلے شو نو ما د سیکرٹری صاحب او د چیف منسٹر صاحب سرہ پہ دے بارہ کبنے خبرہ او کپہ چہ یرہ داپل جو رول ضروری دی، فلہ ایدہ سکیمونو کبنے د دا واپولے شی او

فوری طور د د دے تعمیر اوشی۔ جناب سپیکر، ما د دے خپل تحریک سرہ، د دے خپل موشن سرہ ہغہ لیٹر ہم نتھی کرے دے کوم چہ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو ما تہ زما د بار بار گزارشاتو پہ رنرا کنبے راکرے دے بلکہ ما سرہ دا Commitment شوے وو چہ یرہ دا پل بہ جو روؤ او فوری طور بہ پہ دے کار شروع شی۔ جناب سپیکر، ما پہ دیکنبے د سیکرٹری صاحب، د ایکسین او د چیف منسٹر صاحب تولو سرہ رابطہ کرے وہ او ما ورتہ دا گزارش کولو چہ چونکہ د دے سیلابونو پہ وجہ باندے د 2010-11 د پارہ چہ کومہ اے ڈی پی جو رہ شوے وہ، کوم بجٹ پیش شوے وو نومونر۔ د تولو اے ڈی پی ستاسو پہ علم کنبے دہ او د دے تولا ہاؤس پہ علم کنبے دہ چہ ہغہ تراوسہ پورے ’سسپنڈ‘ دہ، د دے د پارہ چہ دا اے ڈی پی بہ، چہ کوم داسے تباہ کاری شوی دی نو چہ فوری طور د ہغے دوبارہ تعمیر اوشی۔ جناب سپیکر، پہ ہغے باندے کار شروع شو، زہ پہ تیارہ کنبے اوساتلے شوم او د ہغے افتتاح دیو غیر منتخب شخص پہ لاس باندے اوشوہ۔ جناب سپیکر، دیکنبے زما گزارش دا دے چہ یرہ چونکہ دا زما حلقہ دہ، پہ دے باندے د صوبائی حکومت فنڈ لگی، پہ دے باندے نومونرہ خلقو مونرہ لہ ووت راکرے دے نو ہغلتنہ نومونرہ نہ خلق تپوس کوی، ہغہ دا وائی چہ بھئی دا د صوبائی اسمبلی نومونرہ ممبر وو او مونرہ ورلہ ووت ورکرے وو، ہغہ سرے چہ ہغہ مونرہ Reject کرے وو، ہغہ لہ قوم ووت نہ وو ورکرے، نن ہغہ لہ چا دا اختیار ورکرو چہ ہغہ راخی او دلته د دے سکیم افتتاح کوی او آیا کہ ہغہ ئے نہ کوی او بل خوک ئے کوی نومونرہ پہ دے خزانہ کنبے خہ حق شتہ دے کہ نشتہ؟ صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، د دوئی مؤقف پرے اورو۔

جناب محمد زمین خان: صوبائی حکومت ولے دا Fooling کرے دے، بیا د ہغہ ایکسین ’سسپنڈ‘ کری خکہ چہ کہ دے نہ راتلو جناب سپیکر نو بیا بہ ئے ما تہ د مخکنبے نہ وئیلی وو، ما خو ورتہ دومرہ انتظار کرے وو، ہغہ بار بار ریکویسٹ کرے وو چہ یرہ فوری طور باندے دا افتتاح۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay. Honorable Law Minister Sahib, on behalf of Chief Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے دہ جی چہ زمین خان صاحب زمونہ ورور دے، زمونہ Colleague دے، Coalition government کنبے د دوئی خپل Stake دے نو داسے ہیخ کله ہم نہ شی کیدے چہ د دوئی پہ حلقہ کنبے بہ یوہ افتتاح وی او ہغہ بہ د دوئی د لاسہ نہ وی بلکہ د غیر منتخب کس د لاسہ بہ وی۔ ما تہ Written reply راغلی دہ د پیپارٹمنٹ د اړخ نہ، دا پراجیکٹ چہ کوم دے، دغلته خو ډیر پلونه دغہ شوی دی خو دا ډیر Important پل دے۔ دا ایف ډی آر پروگرام کنبے دوئی اچولے دے خو جی لا اوسہ پورے نہ د دے پی سی ون منظور شوے دے، نہ د دے د پارہ یوہ تکہ فنډ منظور شوے دے، افتتاح خو ډیرہ لرے خبرہ دہ نو پہ ہغے کنبے لا وخت شتہ دے، د دے ایوان نہ زہ دوئی لہ ایشورنس ورکومہ چہ خامخا بہ د دے پہ افتتاح کنبے انشاء اللہ دوئی موجود وی، د دوئی د وړاندے بہ وی، د دوئی د لاسہ بہ وی انشاء اللہ او باقی دا غلط فہمی دہ۔ باقی تر خو پورے چہ دوئی د سینیٹر صاحب خبرہ او کرہ، د زاہد خان صاحب، د ہغوی د ورور، ہغہ د ہغوی خپل فنډ دے، د ہغہ د دے پل سرہ تعلق نشتہ دے او بل د روډ یو بل پراجیکٹ وو خو دا خہ کنفیوژن شوے دے نو دا زہ دوئی لہ ایشورنس ورکومہ چہ کله د دے منظوری اوشی، کله دے لہ فنډ راشی او د دے افتتاح کیبری نو انشاء اللہ د دوئی د لاسہ بہ کیبری، دوئی بہ پکنبے خامخا موجود وی۔ پیپارٹمنٹ تہ د دے خائے نہ انسٹرکشن ورکوؤ چہ انشاء اللہ دوئی بہ د مخکنبے نہ خبر وی او دوئی بہ ہلتہ کنبے موجود وی او دا گزارش ہم کوم چہ دا واپس واخلي، دا ستاسو خپل گورنمنٹ دے او انشاء اللہ داسے خہ تکلیف بہ نہ وی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: زما گزارش دا دے جی چہ محکمے چہ دا کوم جواب ورکړے دے نو دا غلط دے۔ دا غلط انفارمیشن خکہ ورکوی چہ دوئی وائی چہ د دے د پارہ بہ پی سی ون جوړیږی، داسے چہ کوم Bridges دی نو د ہغے د پارہ تر اوسہ پورے پی سی ون نہ دے جوړ شوے، د چکدرے Bridge شوے دے، د

بلامبت Bridge شوے دے ، په سوات کبنے Bridges دی ، پی سی ون دیو هم نه دے منظور شوے۔ ستاسو په علم کبنے به وی ، هغه له خو حکومت دغسے فنډ ورکړے دے سی اینډ ډبلیو له او وائی چه فوری طور د دے تعمیر او کړی او ما ته وائی چه د دے به پی سی ون Approve کیری او د هغه نه پس به په دے باندے کار شروع کیری۔ دا صرف زما سره زیاتے کیری ، ظلم راسره کیری۔

جناب سپیکر: نه دوی چه وائی چه دا د فیډرل د چا ایم این اے فنډ دے او د هغه نه جوړ شوے دے۔

جناب محمد زین خان: نه جی ، بالکل که دا د هغه فنډ وی نو دا لیټرزه تاسو ته درلیرم ، په دیکبنے په دے اخر کبنے ، ما تاسو ته جی لیټر درلیرلے دے ، په دے باقاعده سیکرټری صاحب لیکي: “As per your request to arrange the steel bridge, the Provincial Government is planning to provide make shift arrangement for the installing either steel bridge or suspension bridge.” نو آیا دغه تهپیک دے ، درست دے ، دغه مؤقف درست دے که نه دا اوس ئے چه کوم انفارمیشن ورکړی دی ، دا درست دی؟ دا غلط انفارمیشن ورکوی ، دا نه چه صرف زما بلکه دے ټول هاؤس ته ، دغه Damage شوے دے۔

جناب سپیکر: دا انفارمیشن لاء منسټر صاحب ته ورکړه۔

جناب محمد زین خان: دا زه ورکوم جی لاء منسټر صاحب له ، دا د دوی سره شته دے هم جی ، دا خود دے ټول هاؤس استحقاق مجروح کیری ، غلط انفارمیشن ورکوی جی ، دا ټول هاؤس مجروح کوی۔

حاجی هدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ، هدایت اللہ خان صاحب۔

وزیر امور حیوانات: محترم سپیکر صاحب ، ډیره مهربانی۔ دا زمونږه محترم ممبر صاحب زمین خان ورور بالکل ډیره صحیح خبره کوی خو جی دا خبره داسے ده چه زه تاسو ته یو عرض کومه چه یو دوه کسان په لاره باندے روان وو ، په لاره چه ملگری شو نو یو ورته وئیل چه ته چرته ځے نو وئیل ئے چه زه ژرندے له ځم ، هغه بل وئیل چه ژرندے له خوزه هم ځمه نو هغه ورته وئیل چه زه ستا نه مخکبنے

روان یم او نمبر به گورے زما وی چه هلته اورسو، هغه ورته وئیل چه وروره زما به وی، زه ستا نه مخکبے د کور نه راوتے یم، په دیکبے وران شو، په جهگړه شونویو سپرے پرے راغے هغه ورته کرخه رابنکوده او وئیل ئے دا ژرنده ده او ته پرے دانے واروه، یو سپرے ورله راغے او وئیل ئے چه وروره په خه ستاسو جهگړه ده، وئیل ئے چه ژرنده خودوه کلو میتړه مخکبے ده، تاسو هلته لار شئی چه مخکبے د چا نمبر وی، هغه به اوگورئ نو تاسو به بیا خپله جهگړه کوئ۔ اوس ژرنده په کوم خائے کبے ده، لاخه شوی نه دی او دوئی جهگړه په دے باندے شروع کرے ده چه افتتاح به زه کوم، افتتاح به زه کوم؟ نو دا مهربانی او کړئ چه دا هغه، (تالیان) وائی چه لنډے حلال نه دے او بنانک ئے په سر نیولے دے چه هله ما ته خوراواچوه، زما تادی ده نو دا شے او کړئ جی، دا به مهربانی وی، دا شے به په دیکبے اوشی، دا زمین خان صاحب د او کړی، دده حق دے، بالکل دده حق دے، دے د او کړی، دا زمونږه ممبر صاحب دے خو خه شوی نه دی، لکه مثال کبے د ایکسیئن صاحب نه ما بیگاه تپوس او کړو، زه خبر ووم د دے خبرے نه ځکه چه زما ضلع ده، ایکسیئن صاحب وائی چه یره جی داسے خبره ده چه څه فنډ نشته دے، څه خبره نشته، که زه افتتاح او کړم نو سبأ به مے دا خلق په دفتر کبے، زمین خان صاحب په پېښور کبے دے او ما به نیسی چه تا افتتاح کرے ده، شابه مونږ له پیسے راواخله او دا دغه راله جوړ کړه، نوزه به ورله د کوم خائے نه ورکومه؟ ما ورته او وئیل چه تا غلطه کرے ده، ما ته ئے وئیل چه تاسو مونږ له فنډ را اولیرئ چه دا مونږه دغه کړو۔ اوس یو سپرے د دے خائے نه روان دے سوات ته، سیند رارون دے او بډے ئے ورته د پېښور نه رابنکلی وی چه د خیره سره زه به په سیند پور یو وځم نو څوک به ورته نه وائی چه هلکه دا بډے د بنکته کړه چه سیند ته اورسے نو بیا به بډے او وھے۔ مهربانی او کړئ او دا مسئله به۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: زمین خان صاحب!

جناب محمد زمین خان: ہدایت خان تہ مے دا گزارش دے چہ دے ہاؤس تہ راخی نو پکار دا دہ چہ د پورہ معلوما تو سرہ راخی۔ دے خوا اول خپلے علاقے تہ خی نہ نو دلته چہ خہ وائی نو پکار دہ چہ پہ حقیقت باندے مبنی خبرہ کوی۔ یقیناً چہ کہ ہلتہ کنبے کار نہ وی شوے، ہلتہ زما د تلو نہ مخکنبے کار نہ وی شوے نو بیا زما ہاؤس تہ دا گزارش دے چہ خہ سزا ما لہ را کوی، تاسو خہ سزا تجویز کوی د دے د پارہ نو زہ ہغے تہ تیاریم، Even زہ استعفیٰ ورکولو تہ تیاریم پہ دے باندے۔ پہ دغہ باندے کار شروع شوے دے، پراونشل گورنمنٹ پرے شروع کرے دے، د سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو پہ ہدایا تو باندے شروع شوے دے، ہلتہ کنبے کار کیری، اوس ہم پکنبے کار کیری او د دے د پارہ تاسو دا د سی اینڈ ڈبلیو ایکسیٹن 'سسپنڈ' کرے او د دے ہاؤس یوہ کمیٹی جو رہ کرے چہ ہلتہ لا رہ شی او ہلتہ حقیقت معلوم شی چہ خہ کیری او خہ نہ کیری؟ غلط بیانی د دلته نہ کیری۔

(شور)

جناب سپیکر: ڈیرہ مہربانی۔ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب! دوئی خو وائی چہ کار شروع دے او تاسو خو وائی چہ لا پی سی ون ہیخ نہ دی جو رہ؟

وزیر قانون: سر، زہ ہم دغہ گزارش کوم چہ Written reply د ڈیپارٹمنٹ د طرف نہ راغلے دہ چہ کار ہلتہ د سرہ، یو تکہ فنڈ ورتہ نہ دے Allocate شوے، دا کار چہ کوم دوئی یادوی، دا د سینیتھر زاہد خان صاحب کہ خہ کار مار وی، ہغہ د روڈ متعلق دے، ہغہ بیل شے دے۔ د دے Bridge د پاسہ کار نہ دے شروع خو بہر حال بنہ بہ دا وی چہ کہ چرتہ کمیٹی تہ دوئی دا لیری، سپیشل کمیٹی تہ خی، ستینڈنگ کمیٹی تہ خی او ہغوی بیا خی خپل وزت کوی او چہ خہ Findings وی، انشاء اللہ ہغہ بہ مونرہ بیا او منو، دغے تہ بہ تیار شو۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the motion moved by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion is referred to the concerned Committee.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! مجھے ایک بہت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ابھی میری بات سنیں، بہت بڑا ایجنڈا پڑا ہے اور آپ ہی کا ہے، مجھے ذرا اس ایجنڈے کو نمٹانے دو۔ آج جمعہ کا دن ہے، ابھی آدھا گھنٹہ بعد ہم نماز پڑھیں گے، آدھا گھنٹہ بعد نماز پڑھیں گے۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، No point of order، بیٹھ جائیں، بس ہو گیا، سارا ہو گیا۔

Ji, Zakirullah Khan, to please move his privilege motion No. 115.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ استحقاق کے اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حالیہ سیلابوں میں میرے حلقے پی ایف 97 کے تین یونین کونسلز چکدرہ، باڈوان اور خادک زئی میں کھڑی فصلیں آبپاشی، آب نوشی کی سکیمیں، حفاظتی پشتہ جات اور دیگر انفراسٹرکچر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور ساتھ ہی بقایا حلقے کی پانچ یونین کونسلز بھی تقریباً 70% Damage ہیں۔ ایریگیشن دفتر سوات سرکل کے جناب ایس ای صاحب ایکسیشن اور ایس ڈی او تیمرگرہ کو نقصانات کا ازالہ کروانے کیلئے، رپورٹس اور پی سی ون وغیرہ تیار کروانے کیلئے بار بار رابطہ کیا مگر مہینوں بعد جواب یہ ملا کہ ادینزنی میں نقصان نہیں ہوا ہے حالانکہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے تباہ کاریوں کو ڈائریکٹ بھی دکھایا ہے اور رپورٹس بھی بھیجی ہیں۔ ریکارڈ یہ ہے کہ سرسبز زمین دریا برد ہو چکی ہے اور لوگ بھی شہید ہو چکے ہیں، گھر بھی تباہ ہو چکے ہیں مگر مندرجہ بالا افسران صاحبان نے آنکھوں پر پٹیاں باندھ رکھی ہیں اور انہیں کچھ نظر نہیں آرہا ہے، لہذا اس کردار اور حقیقت سے آنکھیں چرانے اور علاقے کو بحالی کے کاموں سے محروم کروانے پر میں ان کے خلاف استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ آئندہ کیلئے انہیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہو۔

جناب سپیکر صاحب، دا "سیلاب کی تباہ کاریاں اور حکومت کی اقدامات" پہ ہغے کبنے ما پہ دے باندے خبرہ کرے وہ او دا درے یونین کونسلہ دی چہ 32 کلومیٹرہ د دے سرہ دریائے سوات پہ Right side باندے بھیدلے دے۔ پہ ہغے کبنے د شولو او د جوار فصلونہ مکمل تباہ شوی دی، بیا پہ ہغے کبنے چینلز او ایریگیشن ٹیوب ویلز ہم مکمل تباہ شوی دی۔ صرف د ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نہ د ہغے دی سی ون د تیارولو د پارہ، د بحالی د پارہ مونبرہ پی سی ونے غوبنتے چہ دلته تاسو را اولیئرئ، پہ میاشتو باندے پی سی ونے ہغوی را اونہ لیبرلے بلکہ ہغہ بلہ ورخ ورسرہ زما پہ ٹیلیفون باندے رابطہ او شوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایریگیشن منسٹر صاحب ہیں، منسٹر ایریگیشن؟ ہغہ نشته دے، تر ہغہ پورے ستا سو خہ مرضی دہ؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دا جی کہ کمیٹی تہ حوالہ کرئی نو بیا بہ ورسرہ خبرہ ہلتہ کبنے او کرو۔

جناب سپیکر: د ایریگیشن منسٹر صاحب نشته دے۔

وزیر قانون: دا ڈیپارٹمنٹ دلته کبنے پی ڈی ایم اے لیکلے دے، Any way کہ دوئی کمیٹی تہ دا لیبری جی نو مونبرہ تہ خہ اعتراض نشته خو ڈیر General Allegations دوئی لگولی دی او مختلف ڈیپارٹمنٹس پکبنے راخی، لکہ دوئی صرف دا پشتے موشتے نہ دی یادے کری، انفراسٹرکچرٹے ہم یاد کرے دے، پہ دیکبنے سی اینڈ ڈبلیو، ایریگیشن او پبلک ہیلتھ دا تہول پکبنے راخی۔

جناب سپیکر: دا تھیک شوہ جی، خو دا اوس پریویلیج کمیٹی تہ ورکرو کہ نہ د ایریگیشن منسٹر پورے انتظار او کرو؟

وزیر قانون: سر، داسے دہ، ما چہ خنگہ گزارش او کرو چہ دا صرف د ایریگیشن دغہ نہ دے لکہ دا تہول ڈیپارٹمنٹس پکبنے راخی خو دا دوئی دومرہ General Allegations لگولی دی، پہ دیکبنے خہ Specific دغہ نشته دے یا خو داسے مہربانی د او کری، دا گزارش بہ ورته او کریم چہ یرہ خہ Specific د ورکری چہ یرہ دا دا سکیم زما گورنمنٹ تہ ایف ڈی آر کبنے نہ دے اچولے یا راتلونکے

Rehabilitation process کبڻے دا سکيمونه نه دي اچولے شوي نو د هغه بيا ازاله کيدے شي، Generally دوئ هر څه ورکړي دي، داسے خو په اليکٽرانک ميډيا کبڻے به څه څه بنود لے شوي وي۔۔۔۔

ډاکټر ذاکر الله خان: سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: جي جناب، اودرپره چه د دوئ نه واورو۔ ډاکټر صاحب، جي ډاکټر ذاکر الله صاحب۔

ډاکټر ذاکر الله خان: منسټر صاحب دا خبره په اول کبڻے وانه وريده، ما پکبڻے دا ليکل کړي دي چه ايريگيشن دلته سوات سرکل کے جانب سے ايس اي اور ايس اي او تيمرگره کو نقصانات کا ازاله کروانے کيلئے، د ايريگيشن سکيمونه مے ترے صرف غوبنتي دي، د هغه بي سي ونے مے ترے غوبنتي وے، هغوي خپلے بي سي ونے نه دي رالپړلي، زه خو جنرل خبره نه کوم خو دوئ وانه وريده۔ دا خبره خو مے ځکه راپيش کړه چه هغوي انکار د دے نه کړے دے چه په تحصيل ادينزئ کبڻے نقصان نه دے شوي او زه ورته دا ثابتوم چه نقصان شوي دے۔ د اسمبلي په ريکارډ باندے هم دا خبره موجود ده چه 32 کلوميټر دريائے سوات سره چه د ايريگيشن څومره چينلے دي، حفاظتي پشته جات دي نو هغه مکمل تباہ دي او 70% په نورو يونين کونسلو کبڻے تباہ دي، زه خود ايريگيشن خبره کوم جي۔

وزير قانون: منسټر صاحب ته به انتظار او کړو جي چه هغوي په ايوان کبڻے موجود وي نو هغه به بيا جواب ورکړي، زما خيال دے۔

جناب سپيکر: ممبر صاحب! منسټر صاحب ته انتظار او کړو، پينډنگ ئے اوساتو که نه؟۔۔۔۔

ډاکټر ذاکر الله خان: زما خودا درخواست دے چه کميټي ته ئے ځکه اولپړي چه نن به د ايريگيشن منسټر نه وي، سحر له به بل نه وي، دا خو Collective ذمه داري دے۔

جناب سپيکر: تههیک شوه جي، تههیک شوه۔ Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be

referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری ملازمین کی مستقلی مجریہ 2010 کا پیش
کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Employees Regularization of Services...

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہس؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! یہ کال آٹینشنز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تا سو دو مرہ او بردے کرے خبرے چہ د کال آٹینشنز تائم تیر شو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دا بہ د پیر پہ ورخ واخلو، Monday کو لے لیں گے۔ Amendment Bill, 2010 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988...

(شور)

جناب سپیکر: اس پہ آرہے ہیں، اس پہ آرہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: ہغہ را اخلو، ہغہ را اخلو، پہ دے پسے ئے اخلو کنہ۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ تھوڑا سا Legislation ہے، اس کے بعد قراردادیں آئیں گی۔

(شور)

جناب سپیکر: قرارداد لے رہے ہیں، قرارداد لے رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ دس نمبر آئٹم ہے، وہ دس نمبر آئٹم ہے، وہ ذرا دیکھ لیں، ایجنڈا دیکھ لیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ ہمارا حق ہے اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: دس پندرہ منٹ رہتے ہیں، آپ بالکل بے شک، میں سارا ایڈجرن، کر لو ننگا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب! آج کا دن ہمارے لئے یعنی ممبران کیلئے رکھا گیا تھا اور اس میں آٹھ اکتوبر کا

کہا گیا تھا کہ آپ کو وہ ملے گا۔

جناب سپیکر: وہ آرہے ہیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to ask...

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: اے دو منٹ کیلئے آپ خاموش رہ سکتے ہیں کہ میں کچھ پڑھ تولوں؟ یا خدا کیلئے، میں نے بے

موقع، آپ اتنا، زبان کھولنے کی عادت ڈال دی ہے کہ۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Employees Regularization of Services (amendment) Bill, 2010 under rule 77.

جناب سپیکر، میں اس پہ ایک منٹ بات کر لوں پھر آپ پوچھ لیں۔ جناب سپیکر، یہ جو ہم نے بل

پاس کیا تھا اسی اسمبلی نے، اس میں کچھ لوگ تھے جو سینڈ شفٹ میں ہم نے ڈالے تھے لیکن فنانس،

ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی غلطی نہیں تھی اور انہوں نے سمی بھیجی تھی ان کی سروسز کو ریگولر کرنے کیلئے

لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پرالم یہ ہوا کہ 24 اکتوبر کو یہ ہمارا بل پاس ہو گیا اور اس کی سمی پر دستخط فنانس

ڈیپارٹمنٹ نے پانچ دن بعد میں کئے تو یہ سینکڑوں لوگ جو ہیں، سینڈ شفٹ والے اس سے رہ گئے تو اب

ہم نے اس کیلئے یہ بل لایا ہے تاکہ یہ صرف Change کر لیں Till the commencement of

this Act، ہم نومبر میں وہ Date چننا چاہتے ہیں تاکہ وہ ریگولر ہو جائیں اس بل کے ذریعے سے۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) } : جناب سپیکر صاحب! دے بارہ کنبے زہ
عرض کول غوارم۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دے بارہ کنبے زہ عرض کوم چہ ما د عبد الاکبر خان سرہ ہم
کرمے دہ، دوئی چہ خنگہ وائی دوئی د پارہ مونبر ہم دا غوارو چہ مونبر دا بحال
کرو۔ دوئی ریگولرائز کوؤ، د ہغے د پارہ ما ہغہ بلہ ورخ سی ایم صاحب تہ
ریکوسٹ کرمے وو، نوٹیفیکیشن شوے دے او زمونبرہ منسٹر فار ہائر ایجوکیشن
بہ چیئرمین وی، لاء سیکرٹری، فنانس سیکرٹری، اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری او د
ہائر ایجوکیشن سیکرٹری دا یو کمیٹی دہ او انشاء اللہ مونبر بہ زرت زرہ د دے
بل جو روؤ او د دے امنڈمنٹ بہ راولو، انشاء اللہ دا بہ مونبر حل کوؤ او دا
خواست کوؤ چہ دا د واپس واخلی، پہ دے بہ مونبر دا خبرہ بیا او کرو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جناب بشیر بلور صاحب نے صحیح بات کی، اب اگر آپ میری امینڈمنٹ
دیکھیں تو میں نے تو صرف اس میں “In section 3, for the Word ‘the commencement of this Act’ the figure and Words ‘15th November 2009 shall be substituted”
لیکن پھر بھی اس وقت یہ کریڈٹ کی بات نہیں ہے، یہ حکومت
کا کام ہے اور یہ حکومت بے شک کریڈٹ لے، آنریبل منسٹر صاحب جو اس کے چیئرمین ہیں، اگر وہ جلدی
اس کی میٹنگ بلا کے اس کو فائنل کر لیں، جس طرح انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب نے بھی Agree
کیا ہے تو ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب، قاضی اسد۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی، یہ انشاء اللہ بدھ کو ہمارا ارادہ ہے کہ اس کی پہلی میٹنگ کر
کے اس کو جلد از جلد نمٹانے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Speaker: This is withdrawn?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

Mr. Speaker: Withdrawn.

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب کی یقین دہانی پر میں نے واپس لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

قرارداد ہا

Mr. Speaker: Item No 10. 'Resolutions': Munawar Sultana Bibi, to please move her resolution No. 403 in the House.

لیکن آپ سے گزارش ہے کہ تھوڑا سا صبر سے کام لیا کریں۔ دیکھیں، آپ کا سب سے آخری

آئٹم تھا۔

محترمہ منور سلطانہ: ڈیرہ مننہ سپیکر صاحب، پلینز تاسو ہغوی خبر می تہ پر پر دئی۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جن علاقوں میں یوٹیلیٹی سٹورز کی سہولت موجود نہیں ہے، وہاں پر موبائل یوٹیلیٹی سٹورز قائم کئے جائیں تاکہ عوام کو اشیاء خورد و نوش ارزاں نرخوں پر میسر آسکیں۔"

دیکھنے د جی لہ د کوالٹی خیال زیات اوساتلے شی خکہ چہ د دوی

کوالٹی بنہ نہ وی۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سپورٹ کوؤ جی، بالکل سپورٹ کوؤ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Musarrat Shafi Advocate, Musarrat Shafi Bibi, to please move her resolution No. 407 in the House.

محترمہ مسرت شفیق ایڈوکیٹ: 'بے نظیر وین کرائسز سنٹر، کوہاٹ جو کہ ایک پراجیکٹ کے ذریعے قیام پذیر تھا عنقریب اختتام پذیر ہو رہا ہے جبکہ جنوبی اضلاع کے بے سہارا، بے گھر اور یتیم خواتین کیلئے اس قسم کا کوئی دوسرا ادارہ موجود نہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ بے سہارا، بے گھر اور یتیم خواتین کو سہارا دینے کی غرض سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ذرا سیریس ہو جائیں اس کی طرف۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: 'بے نظیر ویمن کرائسز سنٹر، کو دارالامان میں تبدیل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب

سینیئر وزیر (بلدیات): جی دے دے ہغہ مونبر نہ شو Convert کولے، چہ Convert کوؤ
ٹے نو پہ دے باندے یو Financial implication راخی او یو دا د فیدرل
گورنمنٹ دے، فیدرل گورنمنٹ تہ د ریکوسٹ او کپی نو ہغہ بیا کیدے شی
otherwise صوبائی حکومت دیکنبے خہ نہ شی کولے۔

جناب سپیکر: جی بی بی! تاسو واپس اخلی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دیکنبے جی یوہ خبرہ زہ کول غوارم چہ 'بے نظیر ویمن
کرائسز سنٹر' چونکہ د فیدرل د طرف نہ دے نو دا کہ ختم شی نو د دے نور
بلڈنگ ہر یو شے مونبر سرہ شتہ خود دیکنبے لبر غوندے ترمیم کہ او کپی چہ یرہ دا
د دارالامان مونبر تہ او کپی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکنبے اماندمنٹ د او کپی، دا دارالامان د
ترینہ او باسی او فیدرل تہ سفارش کوؤ چہ دا د Continue اوساتی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دیکنبے لبر غوندے ترمیم جی، لبر غوندے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو وائی اماندمنٹ او کپی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: لبر غوندے ٹے Amend کپی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: دا Amend کپی، بیا راوری جی۔ Mufti Syed Janan Sahib, to
please move his resolution No. 409 in the House.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: اوس چہ د چا پہ ایجنڈا باندے آئیم نہ وی نو تاسو بہ مہربانی کوئی،
دے ممبرانو صاحبانو تہ، نور و تہ تائم ور کوی۔ جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: ضلع ہنگو میں تراوڑی کے مقام پر سروبی ڈیم زرعی خود کفالت اور علاقے کی معیشت کی
ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ یہ منصوبہ کئی سالوں سے التواء کا شکار ہے جس سے علاقے
کے عوام میں مایوسی پھیل گئی ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ ڈیم پر اٹھنے والے اخراجات نہایت ہی کم اور فوائد

زیادہ ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع ہنگو میں تراوڑی کے مقام پر سروبی ڈیم کی تعمیر کیلئے فنڈز فراہم کر کے اس پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے تاکہ عوام کے دکھوں کا مداوا ہو سکے۔"

دا جی دا ایم ایم اے دور حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ پوہہ شو جی۔ د گورنمنٹ د طرف نہ؟۔۔۔۔۔

Minister for Law: Accepted.

جناب سپیکر: ہس جی؟

Minister for Law: Accepted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his resolution No. 410.

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وادی پکھل کی یونین کونسلوں ہستریاں، ڈھوڈیال، بھہ، شنکیاری، عنایت آباد، بھرکنڈ، سم الہی منگ، بجنہ، ترنگڑی صابر شاہ، ملک پور، افضل آباد، لہڑکوٹ اور سانڈے سرکوگیس فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

Mr. Speaker: Ji, Government?

Minister for Law: Agree.

Mr. Speaker: Not opposing.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Mukhtiar Ali and Mr. Parvez Ahmad, Khan to please move their joint resolution No. 412 in the House, one by one.

جناب مختيار علی ایڈوکیٹ: شکریہ سپیکر صاحب۔ دہولو نہ مخکینے خود اچہ ارباب عالمگیر خان دلتہ راغلی دے، ناست دے جی، چونکہ زما دا قرارداد ہم پہ دے موٹروے باندے د انٹرچینج سرہ متعلق دے نو هغوی تہ پخیر راغلی وایمہ او امید او طمع لرم چہ انشاء اللہ زمونر۔ پہ دے قرارداد باندے بہ دے عمل او کھری او دا انٹرچینج بہ زمونر۔ د پارہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بنائستہ خبرہ د او کھرہ، پہ تش پخیر راغلی باندے نہ کیری نور بہ ہم ورتہ خہ۔۔۔۔

جناب مختيار علی ایڈوکیٹ: خہ بہ جی، د سیاسی سپری خود ا دغہ دے جی، بنہ فنکشن بہ ورتہ جوړ کوؤ، Gathering بہ ورتہ جوړ کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ خہ تاوان بہ کوے، لہر خرچ بہ کوے، روتی بہ کوئی۔

جناب مختيار علی ایڈوکیٹ: انشاء اللہ جی۔ چونکہ ضلع صوابی کے واحد کیڈٹ کالج کرنل شیر خان کیلئے موٹروے پراسامعید سے کوئی انٹرچینج نہیں ہے جس سے طلباء اور ان کے والدین کو آنے جانے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوابی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کیڈٹ کالج کرنل شیر خان کیلئے اسامعید سے انٹرچینج کی منظوری دی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: پرویز احمد خان صاحب۔

جناب پرویز احمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چونکہ دازمونی مشترکہ قرارداد دے او د دے سرہ ہم دا چہ دوئ خہ او وئیل نوزہ متفق یم لہذا ہاؤس تہ او تاسوتہ دا اپیل دے چہ دا منظور کری۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Muhammad Akram Khan Duranni Sahib, not present, withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move their joint resolution No. 459 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ سر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ریٹائرڈ سول ملازمین کو چند مہلک بیماریوں کیلئے جن میں کینسر، ہیپاٹائٹس بی/سی اور دل کی بیماریاں شامل ہیں، حکومت نے طبی سہولیات میسر کی تھیں جو کہ حکومت نے یکم جولائی 2010ء سے بحوالہ چٹھی نمبر SO SR-III/FG/8-40/2009. Vol-III مورخہ 9 اگست 2010ء کو واپس لے لی ہیں۔ حکومت کی منظور کردہ پالیسی اور وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ان کو دوبارہ بحال کیا جائے کیونکہ ان بیماریوں کا علاج بہت مہنگا ہے اور ریٹائرڈ ملازمین کے دسترس سے باہر ہے۔

Mr. Speaker: Janab honourable Minister for Health, please.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکر یہ جی۔ جناب سپیکر، یہ ریٹائرڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد پہلے میڈیکل الاؤنس نہیں ملتا تھا، اب گورنمنٹ نے ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد 20% میڈیکل الاؤنس دینے کا، ان کو ریٹائرمنٹ کے بعد جو رقم دی جاتی ہے، اس کے ساتھ In addition ان کو 20% میڈیکل الاؤنس بھی ملے گا، لہذا اس وجہ سے کوئی چھ Specialities تھیں جو کہ ان میں سے تین Withdraw کی گئی ہیں اور تین ابھی بھی ہیں۔ انہوں نے جن تین Specialities کا حوالہ دیا ہے تو ان میں صرف یہ کینسر، ہیپاٹائٹس بی، سی اور شوگر انسولین کی ابھی بھی یہ Entitled ہیں، وہ Expenses کرتے ہیں تو وہ Reimburse ہوتے ہیں۔ ان کے سوال میں Heart کا جو تھا تو صرف وہ Delete کیا گیا ہے اور وہ اسلئے Delete کیا گیا ہے کہ اس کے اندر 20% الاؤنس جو کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو میڈیکل الاؤنس، یہ پہلے نہیں ملتا تھا تو اب ان کو 20% ملتا ہے، ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد جو باقی الاؤنس ہیں تو اس کیساتھ 20% میڈیکل الاؤنس ملتا ہے، لہذا ان تین بیماریوں کے علاوہ باقی Facilities ان سے Withdraw کر دی گئی ہیں اور ساتھ ان کی پنشن میں 20% میڈیکل الاؤنس شامل کر دیا گیا ہے جو کہ وہ بیمار ہوں یا نہ ہوں ان کو 20% الاؤنس ملتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسرار خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، منسٹر صاحب نے ابھی میرے ساتھ اس پہ بات بھی کی ہے لیکن غالباً یہ ان کے نوٹس میں نہیں ہے کہ جس لیٹر کا میں حوالہ دے رہا ہوں، اس میں کوئی ایسی بیماری کی نشاندہی نہیں ہے کہ انہوں نے Straightaway refuse کیا ہے اور جو اس سے پہلے آرڈرز گزر چکے ہیں، ان کو

Null and void قرار دیا ہے، تو سر میری یہ گزارش ہوگی کہ چونکہ ہاؤس کا وقت بھی قیمتی ہے، اس کو آپ پینڈنگ رکھ لیں تاکہ منسٹر صاحب بھی اپنے کاغذات چیک کر لیں کیونکہ میں یہ نہیں کہتا کیونکہ اگر یہ Oppose کریں گے تو یہ Kill down ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی کلیئر مجھے بتادیں کہ آپ Oppose کرتے ہیں یا کیا کرتے ہیں، وقت کم ہے، وقت؟

وزیر صحت: میں نے تو اس کی آپ کے سامنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو کہہ دو کہ واپس لے لیں یا آپ۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، واپس میں نہیں لیتا۔

وزیر صحت: میں تو ان سے ریکویسٹ کرونگا کہ واپس لے لیں کیونکہ میں نے ان کو وضاحت کر دی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ میرے پاس لیٹر ہے ناکونکہ ان کے پاس جو محکمے کی طرف سے آیا

ہے، اس کے بعد یہ Subsequent letter ہے تو اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ یہ Kill نہ ہو، اگر آپ

اس کو پینڈنگ رکھ لیں، منسٹر صاحب بھی دیکھ لیں گے اور میں بھی دیکھ لوں گا، پھر ہم اپنے۔۔۔۔

وزیر صحت: نہیں جناب سپیکر صاحب، میں نے تو اس کی وضاحت کر دی ہے کہ 20% میڈیکل الاؤنس

جس کی پہلے Entitlement نہیں تھی، وہ ان کی اب Entitlement ہو گئی ہے، ان کو ملتا ہے اور یہ تین

Facilities ابھی بھی ان کو Allowed ہیں کہ اگر ان پر تکلیف آتی ہے تو اس کی Reimbursement

ہو سکتی ہے تو یہ تو میں نے وضاحت کر دی ہے، اب یہ Insist کر رہے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ جی، میرے

خیال میں میں تو کہہ رہا ہوں جی۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Sir...

جناب سپیکر: جی موڈر آپ کیا کہتے ہیں جی کہ اس کو ہاؤس کو Put کروں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں تو سر یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ریٹائرڈ ملازمین کا مسئلہ ہے، اس طریقے سے

اگر آپ ووٹ کو Put کر سکتے ہیں تو جائے گا۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: قاسم خان خٹک صاحب! تہ کبینہ، داد ہغوی ریزولیشن دے او ہغہ پرے خبرے کوی، د ہغہ پہ Absence تہ نہ شے کولے، د ہر خیز خہ رولز ریگولیشنز دی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس طریقے سے اگروٹ کو Put کرتے ہیں، یہ Kill ہو جائے گی۔ منسٹر صاحب نے میرے ساتھ جو Share کیا، وہ ان کے Hand written notes ہیں اور اس کے برعکس میرے پاس سرکاری چٹھی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اور یہ بیٹھ جائیں گے اس کے بعد، Next Session میں اگر نہ ہو تو ایک جوائنٹ لے آئیں گے، منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے، پھر ووٹ کو Put کر لیں، اگر گورنمنٹ Oppose کرنا چاہتی ہے تو ووٹ کو Put کر لیں۔

وزیر صحت: جناب، ہم تو ہر وقت بیٹھ سکتے ہیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ جو میں نے کہا ہے کہ میں نے ایک چیز کیلئے، وہ 20% ان کو نہیں ملتا تھا، میں نے دیکھا ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو ریزولیشن ہے، میں اس کو موؤ کرتا ہوں۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The resolution is dropped. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to move his resolution No. 460.

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وفاقی حکومت نے 2009-10 کے پی ایس ڈی پی میں ضلع کرک کے شنوہ یورینیم پراجیکٹ کے نام سے جو کہ ایشیا کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے کو پاکستان اٹامک انرجی کے زیر اہتمام پانچ سو ملین روپے کی منظوری دی تھی اور اس مقصد کیلئے دس ہزار کنال زمین بھی خریدی گئی تھی اور باقاعدہ کام بھی شروع کیا گیا تھا مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر 2010-11 کے پی ایس ڈی پی میں مذکورہ پراجیکٹ کیلئے فنڈز نہ دینے پر پراجیکٹ پر کام روک دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ پراجیکٹ بری طرح متاثر ہو رہا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی وفاقی وزیر خزانہ اور وزیر اعظم پاکستان سے

منصوبے کی قومی اہمیت کے پیش نظر خصوصی فنڈز جاری کرنے کی سفارش کرتی ہے کہ پراجیکٹ پر کام جاری رکھا جاسکے جس سے پاکستانی معیشت میں کافی تبدیلی آئیگی۔
 جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے؟

Minister for Law: Agree Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
 (The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applauses)

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپ کیا چاہتے ہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: ایک بندہ بولے، ایک بندہ۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: آپ کو روز مبارک ہوں، کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ؟ ہمیں یہاں بولنے کی اجازت نہیں ہے، کیوں ہم سے ہمارا آواز چھینتے ہیں، کیوں آپ قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں؟
 جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ہاؤس۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: فلور کون نہیں دے رہا ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ لوگوں کو تقریر کا بڑا شوق ہے۔ دیکھو، آپ کو بولنے کا صرف شوق ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کام کی طرف آپ نہیں دیکھ رہے ہیں۔ ایک تو آپ، قرارداد کا اپنا ایک ٹائم ہوتا ہے، آپ اپنے آپ کو ذرا تھوڑا سا جھنجھوڑیں کہ آپ ٹائم پر لائے ہیں، پھر بھی میں آپ کا لے رہا ہوں؟ میں نے ابھی، دیکھو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: لیکن آپ خود ٹائم ضائع کر رہے ہیں، مچھلی بازار بناتے ہیں، ہر بات پر مچھلی بازار۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 AM Monday morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 11 اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)